برکات
کا نقش
سبرینا بڑیچ

# برکت کا نقشہ

## الٰہی نمونہ کا تعارف

تحریر: سبرینا برٹیچ

www.thehopeofglory.org

**Printed by**

**MARANATHA**

**M E D I A**

**for**

**Fatheroflove.info**

اپریل2020

# مشمولات

## وسیلہ اور راستہ


1 وسیلہ ---- 5
2 راستہ ---- 6
3 اکلوتا بیٹا ---- 9
4 مسیح کی الوہیت ---- 14


## ہماری تصویر پر


10 مرد اور عورت ---- 24
11 برکت کا بہاؤ ---- 27
12 شیطان کی غلط بیانی ---- 30


## خدا کی روح


13 روح کیا ہے ---- 38
14 بیٹے کے ذریعے ---- 39
15 ایک اور تسلّی بخش بھیجا ---- 42
16 صرف ایک راستہ ---- 45

# خدائی نمونہ

ہم میں سے بہت سے لوگ اپنے مختلف عقائد کو معلومات کے الگ الگ ٹکڑوں کے طور پر تقسیم کرنے کی عادت میں پڑ گئے ہیں۔ تصور کریں کہ جب آپ بائبل کی مختلف سچائیاں سیکھ رہے ہیں، کوئی آپ کو تعمیراتی اینٹیں دے رہا ہے، ہر اینٹ ایک مختلف نظریے کی نمائندگی کرتی ہے۔ لیکن آپ کو کوئی تعمیراتی نقشہ نہیں دیا گیا ہے، یا ان اینٹوں کے ساتھ کیا کرنا ہے اس کی ہدایت نہیں دی گئی ہے۔ لہذا جیسے ہی آپ انہیں وصول کرتے ہیں، آپ انہیں صرف ان اینٹوں کے بڑھتے ہوئے ڈھیر میں شامل کرتے ہیں جو آپ نے خالی جگہ پر بنائے ہیں۔ تمام معلومات نقشہ میں موجود ہیں، اور ہوسکتا ہے کہ آپ اسے تلاش کر سکیں اور جب آپ کو ضرورت ہو، اور یہاں تک کہ وہ صحیفے بھی یاد رکھیں جو اسے ثابت کرنے کے لیے استعمال کیے گئے تھے۔ تاہم، معلومات کو گڑ بڑ اور منقطع کر دیا گیا ہے جس کو بغیر کسی اصول کے دوسروں کی طرف سے حمایت یا تقویت دی گئی ہو۔

اس سے کیا خطرہ ہے؟ ٹھیک ہے، تصور کرلیں کہ ایک غلط نظریہ کتنی آسانی سے پھسل سکتا ہے اور ڈھیر میں شامل ہوسکتا ہے۔ اس حقیقت کی کوئی دلیل نہیں ہے کہ یہ سچائی کے ڈھانچے میں صحیح ہے۔ تاہم، اگر ہمارے پاس پیروی کرنے کے لیے ایک نقشہ موجود ہے تو ہم با آسانی سچائی کے ساتھ غلطی کو پہچان سکتے ہیں اور یہ دیکھ سکتے ہیں کہ کس طرح سے ہر عقیدہ ایک دوسرے کے ساتھ بالکل صحیح ہے تاکہ ایک واضح اور خوبصورت تصویر بنائی جا سکے کہ خدا کون ہے، ہم اس کے لیے کون ہیں اور اس نے ہمارے لیے کیا کچھ کیا ہے۔

## کیا خدا نے کوئی نقشہ فراہم کیا ہے؟

ہاں، اور ہمیں اسے تلاش کرنے کے لیے زیادہ دور تک نہیں دیکھنا پڑے گا! ہم اس بلیو پرنٹ کو اس مقام سے آگے خدائی نمونہ کے طور پر دیکھیں گے۔ اس نمونے کا پہلا ذکر صحیفے کے پہلے الہامی الفاظ میں پایا جاتا ہے- "ابتدا میں خدا نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا۔" (پیدائش 1:1) فقرہ ''شروع میں،'' عبرانی حرف بیٹ (Bet) سے شروع ہوتا ہے۔ یہ خدا کے کلام کا پہلا حرف ہے، اور یہ کوئی حادثہ نہیں ہے۔ یہ خط ایک تنقیدی بنیاد رکھتا ہے، جو انگریزی زبان کے نقطہ نظر سے ہمارے لیے بہت عجیب لگ سکتا ہے۔ ایک خط اتنا اہم کیسے ہوسکتا ہے؟ ٹھیک ہے، یہ من مانی نہیں تھا کہ خدا نے اپنے لوگوں اور اپنے تحریری کلام کے لیے عبرانی زبان کا انتخاب کیا۔ عبرانی حروف تہجّی کے ہر حرف کے اصل معنی کی کئی پرتیں ہیں، جن کا مطالعہ کرنے پر، صحیفوں میں سچائی کا ایک حیرت انگیز طور پر گہرا نیٹ ورک ظاہر ہوتا ہے۔

بیٹ (Bet) عبرانی حروف تہجّی کا دوسرا حرف ہے، جو نمبر دو کو ظاہر کرتا ہے۔ یہ دوہرے پن کے آغاز کی نمائندگی کرتا ہے تاکہ دینے والا اور وصول کرنے والے دونوں ایک ہی وسیلہ اور ایک ہی راستہ ہوسکتے ہیں۔ بائبل کے پہلے حرف کے طور پر یہ مطلق وحدانیت سے ایک ڈرامائی چھلانگ فراہم کرتا ہے، دو ہونے کی صلاحیت تک یہ تمام تخلیق کا محرک ہے۔ بیٹ (Bet) کا لغوی معنی ایک گھر کو ظاہر کرتا ہے، جو کسی اور چیز کو بھرنے، اس کے اندر رہنے اور چلانے کے لیے برتن کے تصور کی نمائندگی کرتا ہے۔

صحیفے کا یہ پہلا خط ظاہر کرتا ہے کہ وسیلہ/ راستہ کا تعلّق زندگی الٰہی نمونہ ہے جس کے ذریعے ہماری پوری کائنات کو تخلیق کیا گیا تھا، اور اس کے اندر کام کرنے کے لیے ڈیزائن کیا گیا تھا۔ ہم دیکھیں

﴿پہلا باب﴾

# وسیلہ اور راستہ

## 1۔وسیلہ

الٰہی نمونہ اس حقیقت میں قائم ہے کہ تمام چیزیں (زندگی ،محبّت ،نیکی اور سچائی) کا ایک ہی حتمی وسیلہ ہے۔ چونکہ اس نمونے کو سمجھنا ہمارے لیے ضروری ہے، اس لیے صحیفوں نے واضح طور پر اس وسیلہ کی نشاندہی کی ہے۔

''لیکن ہمارے نزدیک تو ایک ہی خدا ہے یعنی باپ جس کی طرف سے سب چیزیں ہیں اور ہم اُسی کیلئے ہیں اور ایک ہی خداوند ہے یعنی یسوع مسیح جس کے وسیلہ سے سب چیزیں موجود ہوئیں اور ہم بھی اُسی کے وسیلہ سے ہیں۔''(1 کرنتھیوں 6:8)

''اور سب کا خدا اور باپ ایک ہی ہے جو سب کے اوپر اور سب کے درمیان اور سب کے اندر ہے۔''(افسیوں 6:4)

''بقا صرف اُسی کو ہے اور وہ اُس نور میں رہتا ہے جس تک کسی کی رسائی نہیں ہو سکتی نہ اُسے کسی انسان نے دیکھا ہے اور نہ دیکھ سکتا ہے اُس کی عزت اور سلطنت ابد تک ہے۔'' آمین (1 تیمتھیس 16:6)

ہر اچھی بخشش اور ہر کامل انعام اوپر سے ہے اور نوروں کے باپ کی طرف سے ملتا ہے

جس میں نہ کوئی تبدیلی ہو سکتی ہے اور نہ گردش کے سبب سے اُس پر سایہ پڑتا ہے۔(یعقوب 17:1)

یہ سچائی ہے کہ ہمارا آسمانی باپ زندگی اور بھلائی کا واحد وسیلہ ہے، اور وہ صرف اپنی مخلوق کو برکت دینا چاہتا ہے، بالکل وہی ہے جس کے خلاف شیطان نے بغاوت کی۔ شیطان کا خیال تھا کہ وہ خُدا کی نعمتوں کے راستے سے باہر قدم رکھ سکتا ہے، اور اپنے وجود کی اعلیٰ حالت کا تجربہ کر سکتا ہے۔ اسے یقین تھا کہ خدا اس سے کسی اچھی چیز کو روک رہا ہے، اور وہ اس کی اپنی زندگی اور بھلائی کا ذریعہ بن سکتا ہے۔ یہ بالکل وہی جھوٹ ہے جو اس نے حوا سے باغ میں کہا تھا،

تب سانپ نے عورت سے کہا کہ تم ہرگز نہ مرو گے بلکہ خدا جانتا ہے کہ جس دن تم اُسے کھاؤ گے تمہاری آنکھیں کھل جائیں گی اور تم خدا کی مانند نیک و بد کے جاننے والے بن جاؤ گے(پیدائش 3:5-4)

شیطان آج بھی وہی حربے استعمال کر رہا ہے۔ وہ مسلسل مردوں اور عورتوں کو اس بات پر قائل کرنے کی کوشش کرتا ہے کہ وہ خدا کے علاوہ بہتر اور مکمّل زندگی گزار سکتے ہیں کہ ان کے اندر زندگی ہے۔ ایک بار جب ہم الٰہی نمونہ کو سمجھ لیں گے، تو ہم یہ دیکھنا شروع کریں گے کہ کس طرح شیطان کے جھوٹ اور فریب خدا کے چنندہ راستے کو اور خدا کو جو ہر چیز کا وسیلہ ہے مسترد کرتے ہیں۔۔۔

## 2۔راستہ

یسوع اس زمین پر باپ کی انسانیت سے محبّت کو ظاہر کرنے کے لیے آیا تھا۔ لہٰذا، یہ ضروری تھا کہ وہ اپنے باپ کی شناخت، اور اس کے ساتھ ہمارے تعلّق کو واضح طور پر ظاہر کرے۔ یسوع نے سختی

سے اس سچائی کا اظہار کیا اور اسے برقرار رکھا کہ اس کا باپ زندگی اور بھلائی کا حتمی وسیلہ ہے۔

میرے باپ نے مجھے جو کچھ دیا ہے وہ تمام چیزوں سے بڑا ہے اور کوئی بھی انہیں باپ کے ہاتھ سے نہیں چھین سکتا۔(یوحنا10:29)

اب ان کو پتہ چل گیا ہے کہ جو کچھ تم نے مجھے دیا ہے وہ سب تمہاری طرف سے ہے۔(یوحنا17:7)

یسوع نے اُس سے کہا: ''تم مجھے اچھا کیوں کہتے ہو؟ ایک کے سوا کوئی اچھا نہیں ہے، یعنی خدا(لوقا18:19)

پس، یسوع نے اُن کے کہا کہ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ بیٹا خود سے کچھ نہیں کر سکتا سوا اُس کے جو باپ کو کرتے دیکھتا ہے کیونکہ جن کاموں وہ کرتا ہے اُنہیں بیٹا بھی اُسی طرح کرتا ہے (یوحنا5:19)

میں اپنے آپ سے کچھ نہیں کر سکتا جیسا سنتا ہوں عدالت کرتا ہوں اور میری عدالت راست ہے کیونکہ میں اپنی مرضی نہیں بلکہ اپنے بھیجنے والے کی مرضی کو چاہتا ہوں (یوحنا5:30)
اور ہمیشہ کی زندگی یہ ہے کہ وہ تجھ خدائِ واحد اور برحق کو اور یسوع مسیح کو جسے تو نے بھیجا ہے جانیں (یوحنا17:3)

**اگر یسوع نے اپنے باپ کو 'واحد سچے خدا'' کے طور پر پہچانا تو یسوع کون ہے؟**

اُس نے اُن سے کہا مگرتم مجھے کیا کہتے ہو؟ شمعون پطرس نے جواب میں کہا تو زندہ خدا کا بیٹا مسیح ہے، یسوع نے جواب میں اُس سے کہا مبارک ہے تو شمعون بر یوناہ کیونکہ یہ بات گوشت اور خون نے نہیں بلکہ میرے باپ نے جو آسمان پر ہے تجھ پر ظاہر کی ہے۔(متی16:15-17)

میں تجھ سے سچ کہتا ہوں کہ تو پطرس ہے اور میں پتھر پر اپنی کلیسیا بناؤں گا اور عالمِ ارواح کے دروازے اُس پر غالِب نہ آئیں گے۔(متی16:18)

اور دیکھو آسمان سے یہ آواز آئی کہ یہ میرا پیارا بیٹا ہے جس سے میں خوش ہوں (متی17:3)

لیکن ہم مسیح کی فرزندیت کو کیسے سمجھ سکتے ہیں؟ آئیے پہلے (1 کرنتھیوں 6:8) کو دوبارہ دیکھیں تا کہ یہ سمجھ سکیں کہ یسوع، خدا کا بیٹا، الٰہی نمونے میں کیسے فٹ بیٹھتا ہے:

"لیکن ہمارے نزدیک تو ایک ہی خدا ہے یعنی باپ جس کی طرف سے سب چیزیں ہیں اور ہم اُسی کے لئے ہیں اور ایک ہی خداوند ہے یعنی یسوع مسیح جس کے وسیلہ سے سب چیزیں موجود ہوئیں اور ہم بھی اُسی کے وسیلہ سے ہیں۔" "اگلے زمانہ میں خدا نے باپ دادا سے حصہ بہ حصہ اور طرح بہ طرح نبیوں کی معرفت کلام کر کے اس زمانہ کے آخر میں ہم سے بیٹے کی معرفت کلام کیا جسے اُس نے سب چیزوں کا وارث ٹھہرایا اور جس کے وسیلہ سے اُس نے عالم بھی پیدا کئے۔"(عبرانیوں1:1-2)

"سب چیزیں اُس کے وسیلہ سے پیدا ہوئیں اور جو کچھ پیدا ہوا اُس میں سے کوئی چیز بھی اُس کے بغیر پیدا نہیں ہوئیں۔"(یوحنا1:3)

''وہ اندیکھے خدا کی صورت اور تمام مخلوقات سے پہلے مولود ہے کیونکہ اُسی میں سب چیزیں پیدا کیں گئیں۔ آسمان کی ہوں یا زمین کی، دیکھی ہوں یا اندیکھی، تخت ہوں یا ریاستیں یا حکومتیں یا اختیارات، سب چیزیں اُسی کے وسیلہ سے اور اُسی کے واسطے پیدا ہوئی ہیں۔'' (کُلسیوں 1:15-16)

صحیفہ کی گواہی یہ ہے کہ خدا، باپ نے اپنے بیٹے، یسوع کے وسیلہ سے تمام چیزوں کو پیدا کیا۔ یسوع وہ راستہ تھا جس کے وسیلہ سے باپ نے اپنی تخلیقی طاقت کو ظاہر کیا۔ یہ ''وسیلہ/ راستہ''، تعلق اور تخلیق کے کام سے لے کر نجات کے کام میں انسانیت کے ساتھ خدا کے تمام معاملات تک جاری رہا۔

''کیونکہ خدا ایک ہے اور خدا اور انسان کے بیچ میں درمیانی بھی ایک یعنی مسیح یسوع جو انسان ہے۔'' (1 تیمتھیس 5:2)

''یسوع نے اُس سے کہا کہ راہ، حق اور زندگی میں ہوں کوئی میرے وسیلہ کے بغیر باپ کے پاس نہیں آتا۔'' (یوحنا 6:14)

**اس کے بعد فطری طور پر یہ سوال پیدا ہوتا ہے: یہ رشتہ کب اور کیسے قائم ہوا؟**

## 3۔اکلوتا بیٹا

اگر باپ زندگی اور وجود کا وسیلہ ہے، تو وہ اپنے بیٹے، یسوع کی زندگی کا راستہ بھی ہونا چاہیے۔ ہم صرف (کلسیوں 15:1) میں پڑھتے ہیں کہ یسوع ''تمام مخلوقات پر اکلوتا'' ہے اور مسیحت کی

سب سے مشہور آیت میں، اس کے فرزند ہونے کی نوعیت بھی ظاہر ہوتی ہے۔

''کیونکہ خدا نے دنیا سے ایسی محبّت رکھی کہ اُس نے اپنا اکلوتا بیٹا بخش دیا تاکہ جو کوئی اُس پر ایمان لائے حلاق نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے۔'' (یوحنا3:16)

جس لفظ کا ترجمہ ''اکلوتا'' کیا گیا ہے وہ یونانی مونوجینز ہے، اور یہ چار دیگر آیات میں بھی مسیح کی فرزندیت کو بیان کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے (یوحنا 1:14، 1:18، 3:18، اور 1 یوحنا 4:9)۔ اس کا لفظی مطلب ہے ''صرف پیدا ہونے والا''، یعنی والدین کا اکلوتا بچہ۔ فرشتوں اور انسانوں دونوں کو بائبل میں ''خدا کے بیٹے'' کے طور پر کہا گیا ہے، لیکن یسوع ہی واحد شخص ہے جس کی شناخت خدا کے بیٹے کے طور پر کی گئی ہے۔ تو ہم کیسے سمجھ سکتے ہیں کہ یسوع باپ سے ''پیدا'' ہوا تھا؟ یہ کب ہوا؟

صحیفے سے پتہ چلتا ہے کہ یسوع اس زمین پر آنے سے پہلے خدا کا بیٹا تھا۔ دوسرے لفظوں میں، بیت لحم میں اس کی پیدائش نہیں تھی جس نے اسے خدا کا بیٹا بنایا۔ تخلیق کے کام کا ذکر کرتے ہوئے، بادشاہ سلیمان نے اعلان کیا،

''کون آسمان پر چڑھا اور پھر نیچے اُترا؟ کس نے ہوا کو اپنی مٹّھی میں جمع کر لیا؟ کس نے پانی کو چادر میں باندھا؟ کس نے زمین کی حدود ٹھہرائیں؟ اگر تو جانتا ہے تو بتا اُس کا کیا نام ہے اور اُس کے بیٹے کا کیا نام ہے؟'' (امثال4:30)

بادشاہ سلیمان، جسے کسی بھی دوسرے آدمی سے زیادہ حکمت ملی تھی، سمجھ گئے کہ خدا، جو کائنات

کا عظیم خالق ہے، کا ایک بیٹا ہے! اسی طرح، جب دانی ایل اور اُس کے تین دوستوں کو بابل لے جایا گیا، تو اُنہیں جو اہم عہدے دیے گئے، اُن کی وجہ سے آسمان کے خُدا پر اُن کا ایمان مشہور ہوا۔ جب سدرک، میسک اور عبدنجو کو سونے کی مورت کی پرستش کرنے سے انکار کرنے پر آگ کی بھٹّی میں پھینک دیے گئے تھے (دانی ایل 3:23-13)، بادشاہ نبوکدنضر اس خدا کے بارے میں جانتا تھا جس کی وہ خدمت کرتے تھے، اور پہچانا کہ چوتھا وجود کون ہے جو ظاہر ہوا؟ ان کے ساتھ آگ میں ہونا چاہئے:

''اُس نے کہا کہ میں چار شخص آگ میں کھلے پھرتے دیکھتا ہوں اور اُن کو ضرر نہیں پہنچا اور جو چوتھے کی صورت خدا کے بیٹے کی سی ہے۔ تب نبوکدنضر نے آگ کی جلتی بھٹّی کے دروازہ پر آ کر کہا اے سدرک، میسک اور عبدنجو خدا تعالیٰ کا بندہ! باہر نکلو اور ادھر آؤ۔ پس سدرک اور میسک اور عبدنجو آگ سے نکل آئے۔'' (دانی ایل 3:25-26)

دانیال اور اس کے دوستوں نے بابل کے بادشاہ کو گواہی دی کہ نہ صرف یہ کہ وہ سب سے اعلیٰ خُدا کی خدمت کرتے تھے، بلکہ اس خُدا کا ایک بیٹا بھی ہے!

لیکن اگر یسوع اس زمین پر آنے سے پہلے خدا کا بیٹا تھا، تو وہ باپ سے کب ''پیدا'' ہوا تھا؟ ہم دیکھتے ہیں کہ بادشاہ سلیمان کے ذریعے، مسیح نے (امثال 8:30-22) میں باپ کے ساتھ اپنے تعلّق کی حیرت انگیز بصیرت دی۔ اگرچہ یہ حوالہ ''حکمت'' سے منسوب معلوم ہوتا ہے، تو نوٹ کریں کہ (1 کرنتھیوں 1:24-30) اور (لوقا 49:11) ظاہر کرتے ہیں کہ یسوع خود ''خدا کی حکمت'' ہے۔ اس طرح، ہم اندازہ لگاتے ہیں کہ مسیح اس حوالے میں اپنے بارے میں بات کر رہا ہے۔

☆ خداوند نے انتقام عالم کے شروع میں اپنی قدیمی صنعتوں سے پہلے مجھے پیدا کیا۔
☆ میں ازل سے یعنی ابتدا ہی سے مقرر ہوئی۔ اس سے پہلے کہ زمین تھی۔
☆ میں اس وقت پیدا ہوئی جب گہراؤ نہ تھے جب پانی سے بھرے ہوئے چشمے بھی نہ تھے۔
☆ میں پہاڑوں کے قائم کئے جانے سے پہلے اور ٹیلوں سے پہلے خلق ہوئی۔
☆ جب کہ اُس نے ابھی نہ زمین کو بنایا تھا نہ میدانوں کو اور نہ زمین کی خاک کی ابتدا تھی۔
☆ جب اُس نے آسمان کو قائم کیا میں نہیں تھی جب اُس نے سمندر کی سطح پر دائرہ کھینچا۔
☆ جب اس نے اوپر افلاک کو استوار کیا اور گہراؤ کے سوتے مضبوط کئے۔
☆ جب اُس نے سمندر کی حد ٹھرائی تا کہ پانیُ سکے حکم کو نہ توڑے۔ جب اُنے زمین کی بنیاد کے نشان لگائے۔

اُس وقت ماہر کاریگر کی مانند میں اسکے پاس تھی اور میں ہر روز اسکی خوشنودی تھی اور ہمیشہ اسکے حضور شادمان رہتی تھی۔ **(امثال 8:30-22)**

ابدیت کے ایام میں باپ اور بیٹے کی صحبت کی یہ خوبصورت تفصیل بتاتی ہے کہ یسوع اپنے وجود کا اصل تھا۔ ہمارے محدود ذہن یہ نہیں سمجھ سکتے کہ یہ کب ہوا، کیونکہ حقیقت میں یہ وقت کی پیمائش کے قائم ہونے سے پہلے تھا۔ ہمیں صرف اتنا بتایا گیا ہے کہ یہ کائنات کی تخلیق سے پہلے تھا، کیونکہ باپ نے اپنے بیٹے کے وسیلے تمام چیزوں کو تخلیق کیا۔ اس طرح یسوع ''تمام مخلوقات میں اکلوتا'' ہے۔

اس لمحے، مسیح کے وجود کی اصل وہی ہے جو بائبل کے پہلیلفظ (BET) میں خدا کی وحدانیت سے لے کر باپ اور بیٹے کی دوئیت تک بیان کی گئی ہییعنی وسیلے/ راستے کے تعلّقات کا آغاز جس

کے ذریعے دنیا کی تخلیق ہوئی تھی۔

یسوع نے اپنے سامعین کو اپنی زندگی کے وسیلہ کی حقیقت کی طرف اشارہ کرنے کی کئی بار کوشش کی۔

''کیونکہ جس طرح باپ اپنے آپ میں زندگی رکھتا ہے اُسی طرح اُس نے بیٹے کو بھی یہ بخشا کہ اپنے آپ میں زندگی رکھے۔'' (یوحنا26:5)

''یسوع نے اُن سے کہا اگر خدا تمہارا باپ ہوتا تو تم مجھ سے محبّت رکھتے اس لئے کہ میں خدا میں سے نکلا اور آیا ہوں کیونکہ میں خود سے نہیں آیا بلکہ اُسی نے مجھے بھیجا۔'' (یوحنا42:8)

''اس لئے کہ باپ تو آپ ہی تم کو عزیز رکھتا ہے کیونکہ تم نے مجھ کو عزیز رکھا ہے اور امان لائے ہو کہ میں باپ کی طرف سے آیا ہوں۔ میں باپ سے نکلا اور دنیا میں آیا ہوں پھر دنیا سے رخصت ہو کر باپ کے پاس جاتا ہوں۔'' (یوحنا16:28-27)
''کیونکہ جو کلام تو نے مجھے پہنچایا وہ میں نے اُنکو پہنچا دیا اور اُنہوں نے اُس کو قبول کیا اور سچ جان لیا کہ میں تیری طرف سے نکلا ہوں اور وہ ایمان لائے کہ تم ہی نے مجھے بھیجا۔'' (یوحنا17:8)

ہر صورت میں، باپ کی طرف سے ترقی کرنے/ بھیجے جانے کا واقعہ اس دنیا میں بھیجے جانے کے واقعہ سے الگ ہے۔ یہ واضح کرتا ہے کہ یسوع دو الگ الگ واقعات کے بارے میں بات کر رہے تھے جو آسمان میں پیدا ہوئے اور زمین پر بھیجے گئے تھے۔ آسمان کا شہزادہ (یسوع) کائنات اور اس کے تمام باشندوں کی تخلیق سے پہلے خدا کی راہ کے آغاز سے خدا کا اکلوتا بیٹا ہے۔

## 4۔مسیح کی الوہیت

یسوع کی گواہی سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ابدیت کے عظیم تصور میں ایک نقطہ تھا جب باپ نے ایک الٰہی بیٹے کو جنم دینے کا انتخاب کیا۔لہذا مسیح کی حقیقت تھی جبکہ باپ کی نہیں تھی۔کیا یہ کسی بھی طرح سے مسیح کی الوہیت کو کم کرتا ہے؟ بالکل نہیں!

’’کیونکہ جس طرح باپ اپنے آپ میں زندگی رکھتا ہے اُسی طرح اُس نے بیٹے کو بھی یہ بخشا کہ اپنے آپ میں زندگی رکھے۔‘‘(یوحنا5:26)

’’کیونکہ باپ کو یہ پسند آیا کہ ساری معموری اُسی میں سکونت کرے۔‘‘(کلسیوں1:19)

’’کیونکہ الوہیت کی ساری معموری اُسی میں مجسم ہوکر سکونت کرتی ہے۔‘‘(کلسیوں2:9)

غور کریں کہ یہاں لفظ خدا کا ترجمہ یونانی لفظ نظریات(G2320) ہے،جس کا سیدھا مطلب ہے الوہیت۔مسیح خود باپ کی زندگی سے پیدا ہوا تھا۔اس سے باپ کو خوشی ہوئی کہ وہ اپنے بیٹے کو وجود میں لائے،اسی مکمّل الٰہی ابدی زندگی کے ساتھ جو اس کے پاس تھی۔جس طرح ایک انسانی باپ نے ایک انسانی بیٹے کو جنم دیا،اسی طرح ہمارے الٰہی باپ نے ایک الٰہی بیٹا پیدا کیا!

**(یوحنا1:1)اس کو اصل یونانی میں خوبصورتی سے پیش کرتا ہے،جس میں ’’خدا‘‘ کا پہلا استعمال دراصل ایک قطعی مضمون ہے۔اگر اس طرح براہ راست ترجمہ کیا جائے تو یہ ہوگا:**

ابتدا میں کلام تھا اور کلام خدا کے ساتھ تھا اور کلام خدا تھا۔

انگریزی میں یہ قدرے مضحکہ خیز لگتا ہے، جس کی وجہ سے اس کا ترجمہ اس طرح نہیں کیا گیا، لیکن اس سے آیت کو واضح کرنے میں مدد ملتی ہے۔ ابتدا میں یسوع اپنے باپ کے ساتھ تھا (واحد حقیقی خدا، تمام چیزوں کا وسیلہ)، لیکن یسوع خود بھی فطرت میں خدا تھا۔ وہ مکمّل طور پر الٰہی تھا۔

''اور فرشتوں سے اسی قدر بزرگ ہو گیا جس قدر اُس نے معراث میں اُن سے افضل نام پایا۔ کیونکہ فرشتوں میں سے اُس نے کب کس سے کہا کہ تو میرا بیٹا ہے۔ آج تو مجھ سے پیدا ہوا؟ اور پھر یہ کہ میں اُس کا باپ ہوں گا اور وہ میرا بیٹا ہوگا؟۔'' (عبرانیوں 1:5-4)

یسوع الٰہی ہے کیونکہ اسے اپنے باپ کی الوہیت وراثت میں ملی ہے۔ لیکن باپ سب کا وسیلہ ہے، حقیقت کیبغیر اس کو واحد خدا ہی خداوند (یہوواہ) قادر مطلق بناتا ہے۔ آیات 8 اور 9 میں ہم پھر دیکھتے ہیں کہ جب کہ یسوع فطرت میں الٰہی ہے، اس کا باپ اب بھی سب کا خدا ہے۔

''مگر بیٹے کی بابت کہتا ہے کہ اے خدا تیرا تخت ابدالاباد رہے گا اور تیری بادشاہی کا عصا ئراستی کا عصائہے۔ تو نے راستبازی سے محبّت اور بدکاری سے عداوت رکھی سی سبب سے خدا یعنی تیرے خدا نے خوشی کے تیل سے تیرے ساتھیوں کی بہ نسبت تجھے زیادہ مسیح کیا۔'' (عبرانیوں 1:9-8)

اگرچہ یسوع مکمّل طور پر الٰہی ہے، اور خدا کے بیٹے کے طور پر ہماری عبادت کے لائق ہے، کیونکہ خدا اس کا اپنا باپ ہے۔

''اور تیسرے پہر کے قریب یسوع نے بڑی آواز سے چلا کر کہا ایلی۔ ایلی۔ لَما شَبقتَنِی؟ یعنی اے میرے خدا! اے میرے خدا! تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا؟۔'' (متی 27:46)

''یسوع نے اس سے کہا مجھے نہ چھو کیونکہ میں اب تک باپ کے پاس اوپر نہیں گیا لیکن میرے بھائیوں کے پاس جا کر ان سے کہہ کہ میں اپنے باپ اور تمہارے باپ اور اپنے خدا اور تمہارے خدا کے پاس اوپر جاتا ہوں۔'' (یوحنا20:17)

''تا کہ تم یک دل اور یک زبان ہو کر ہمارے خداوند یسوع مسیح کے خدا اور باپ کی تمجید کرو۔'' (رومیوں15:6)

''پس مَیں تُمہیں آگاہ کرنا چاہتا ہُوں کہ ہر مرد کا سر مسیح اور عورت کا سر مرد اور مسیح کا سر خُدا ہے۔'' (1 کرنتھیوں11:3)

ہمارے خُداوند یِسُوع مسیح کے خُدا اور باپ کی حمد ہو جس نے ہم کو مسیح میں آسمانی مقاموں پر ہر طرح کی رُوحانی بَرکت بخشی۔(افسیوں1:3)" (2 کرنتھیوں 1:3، 2 کرنتھیوں 11:31، کلسیوں1:3، اور 1 پطرس1:3 کو بھی دیکھیں)

''کہ ہمارے خُداوند یِسُوع مسیح کا خُدا جو جلال کا باپ ہے تُمہیں اپنی پہچان میں حِکمت اور مُکاشفہ کی رُوح بخشے۔'' (افسیوں1:17)

''اور یِسُوع مسیح کی طرف سے جو سَچّا گواہ اور مُردوں میں سے جی اُٹھنے والوں میں پہلوٹھا اور دُنیا کے بادشاہوں پر حاکِم ہے تُمہیں فضل اور اِطمینان حاصِل ہوتا رہے۔ جو ہم سے محبّت رکھتا ہے اور جِس نے اپنے خُون کے وسِیلہ سے ہم کو گُناہوں سے خلاصی بخشی۔ اور ہم کو ایک بادشاہی بھی اور اپنے خُدا اور باپ کے لِئے کاہِن بھی بنا دِیا۔ اُس کا جلال اور سلطنت ابدُالآباد رہے۔ آمِین۔'' (مکاشفہ 1:5-6)

’’جو غالِب آئے مَیں اُسے اپنے خُدا کے مَقدِس میں ایک سُتُون بناؤں گا۔ وہ پھِر کبھی باہِر نہ نِکلے گا اور مَیں اپنے خُدا کا نام اور اپنے خُدا کے شہر یعنی اُس نئے یروشلیم کا نام جو میرے خُدا کے پاس سے آسمان سے اُترنے والا ہے اور اپنا نیا نام اُس پر لِکھُوں گا۔‘‘ (مکاشفہ 12:3)

یسوع کا باپ اس کا خدا ہے کیونکہ وہ تمام زندگیوں کا حتمی ذریعہ ہے، بشمول مسیح کی! لیکن باپ نے اپنے بیٹے کو ایک ذریعہ بننے کے لیے جنم دیا جس کے ذریعے وہ اپنی تخلیق کردہ مخلوقات پر اپنی قدرت اور برکت کا اظہار کرے گا۔ باپ اور بیٹے کے رشتے کو سمجھنا الٰہی نمونہ کی بنیاد ہے۔ یہ کوئی تعجّب کی بات نہیں ہے کہ شیطان نے یسوع کی ولدیت کی حقیقت کو انسانوں کے ذہنوں میں بہت زیادہ الجھانے اور دھندلا کرنے کی کوشش کی ہے۔

حیرت کی بات نہیں؟ خدا کے بیٹے کے طور پر مسیح کی شناخت ہی وہ سچائی تھی جس پر شیطان نے بیابان میں اپنی آزمائش کے دوران حملہ کیا۔ شیطان جانتا تھا کہ یسوع پر قابو پانے کا واحد طریقہ یہ ہے کہ وہ اپنی شناخت پر شک کرے اور اپنے اعتماد کو اپنے باپ کے حوالے کر دے۔

’’اور آزمانے والے نے پاس آ کر اُس سے کہا اگر تُو خُدا کا بَیٹا ہے تو فرما کہ یہ پتّھر روٹِیاں بن جائیں۔‘‘ (متی 3:4)

’’اگر تُو خُدا کا بَیٹا ہے تو اپنے تئِیں نِیچے گِرا دے۔۔۔‘‘ (متی 6:4)

**گرے ہوئے فرشتے بھی جانتے تھے کہ وہ کون تھا:**

2 ’’اور جب وہ کشتی سے اُترا تو فی الفور ایک آدمی جِس میں ناپاک رُوح تھی قبروں سے نِکل کر اُس سے مِلا۔۔۔ 7 اور بڑی آواز سے چِلاّ کر کہا اَے یِسُوع خُدا تعالےٰ کے فرزند مُجھے تُجھ سے

کیا کام؟ تُجھے خُدا کی قَسم دیتا ہُوں مُجھے عذاب میں نہ ڈال۔''(مرقس 5:2،7)

''اور بدرُوحیں بھی چِلاّ کر اور یہ کہہ کر کہ تُو خُدا کا بَیٹا ہے بہُتوں میں سے نِکل گئیں اور وہ اُنہیں جِھڑکتا اور بولنے نہ دیتا تھا کِیُونکہ وہ جانتی تھِیں کہ یہ مسِیح ہے۔''(لوقا 4:41)

**یسوع کا اپنی شناخت کا خود اعلان کرنے کی وجہ یہ تھی کہ اسے ستایا گیا:**

''آیا تُم اُس شخص سے جِسے باپ نے مُقدّس کر کے دُنیا میں بھیجا کہتے ہو کہ تُو کُفر بکتا ہے اِس لِئے کہ مَیں نے کہا مَیں خُدا کا بَیٹا ہُوں؟۔''(یوحنا 10:36)

''یہُودِیوں نے اُسے جواب دِیا کہ ہم اہل شَرِیعَت کے مُوافِق وہ قتل کے لائِق ہے کِیُونکہ اُس نے اپنے آپ کو خُدا کا بَیٹا بنایا۔''(یوحنا 19:7)

''مگر یسُوع خاموش ہی رہا۔ سَردار کاہِن نے اُس سے کہا میں تُجھے زِندہ خُدا کی قَسم دیتا ہُوں کہ اگر تُو خُدا کا بَیٹا مسِیح ہے تو ہم سے کہہ دے۔''(متی 26:63)

''اِس پر اُن سب نے کہا پَس کیا تُو خُدا کا بَیٹا ہے؟ اُس نے اُن سے کہا تُم خُود کہتے ہو کِیُونکہ مَیں ہُوں۔''(لوقا 22:70)

''اَے مَقدِس کو ڈھانے والے اور تِین دِن میں بنانے والے اپنے تئِیں بَچا۔ اگر تُو خُدا کا بَیٹا ہے تو صلِیب پر سے اُتر آ۔''(متی 27:40)

''پس صُوبہ دار اور جو اُس کے ساتھ یِسُوع کی نگہبانی کرتے تھے بھونچال اور تمام ماجرا دیکھ کر
بہُت ہی ڈر کر کہنے لگے کہ بیشک یہ خُدا کا بَیٹا تھا۔'' (متی 27:54)

**اور درحقیقت یہ واحد عقیدہ ہے جس کے ذریعے ہم نجات پاتے ہیں!**

16 ''کِیُونکہ خُدا نے دُنیا سے اَیسی محبّت رکھّی کہ اُس نے اپنا اِکلوتا بَیٹا بخش دِیا تاکہ جو کوئی اُس
پر اِیمان لائے ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زِندگی پائے۔۔۔18 جو اُس پر اِیمان لاتا ہے اُس پر سزا
کا حُکم نہیں ہوتا۔ جو اُس پر اِیمان نہیں لاتا اُس پر سزا کا حُکم ہو چُکا۔ اِس لِئے کہ وہ خُدا کے
اِکلوتے بَیٹے کے نام پر اِیمان نہیں لایا۔'' (یوحنا 3:16، 18)

''لیکِن یہ اِس لِئے لِکھے گئے کہ تُم اِیمان لاؤ کہ یِسُوع ہی خُدا کا بَیٹا مسِیح ہے اور اِیمان لا کر اُس
کے نام سے زِندگی پاؤ۔'' (یوحنا 20:31)

10 ''جو خُدا کے بَیٹے پر اِیمان رکھتا ہے وہ اپنے آپ میں گواہی رکھتا ہے۔ جِس نے خُدا کا یقِین
نہیں کِیا اُس نے اُسے جھُوٹا ٹھہرایا کِیُونکہ وہ اُس گواہی پر جو خُدا نے اپنے بَیٹے کے حق میں دی
ہے اِیمان نہیں لایا۔ 11 اور وہ گواہی یہ ہے کہ خُدا نے ہمیں ہمیشہ کی زِندگی بخشی اور یہ زِندگی اُس
کے بَیٹے میں ہے۔ 12 جِس کے پاس بَیٹا ہے اُس کے پاس زِندگی ہے اور جِس کے پاس خُدا کا
بَیٹا نہیں اُس کے پاس زِندگی بھی نہیں۔ 13 مَیں نے تُم کو جو خُدا کے بَیٹے کے نام پر اِیمان لائے
ہو یہ باتیں اِس لِئے لِکھیں کہ تُمہیں معلُوم ہو کہ ہمیشہ کی زِندگی رکھتے ہو۔'' (1 یوحنا 5:10-13)

''مَیں تُم سے سچ کہتا ہُوں کہ وہ وقت آتا ہے بلکہ ابھی ہے کہ مُردے خُدا کے بَیٹے کی آواز سُنیں

گےاور جو سُنیں گے وہ جئیں گے۔" (یوحنا5:25)

یہ ایک بنیادی وجہ ہے کہ شیطان نے باپ کے ساتھ مسیح کے تعلّق کی سچائی کو چھپانے کے لیے سخت جدوجہد کی ہے، کیونکہ یہ باپ کے ساتھ ہمارے تعلّق کے طریقے کو تنقیدی طور پر متاثر کرتا ہے۔ خُدا نے اپنے کلام میں ظاہر کیا ہے کہ ہماری نجات کا انحصار ہمارے "یسوع پر ایمان" رکھنے پر ہے۔

"تَو بھی یہ جان کر کہ آدمی شَرِیعت کے اعمال سے نہیں بلکہ صِرف یِسُوع مسیح پر اِیمان لانے سے راستباز ٹھہرتا ہے خُود بھی مسیح یِسُوع پر اِیمان لائے تا کہ ہم مسیح پر اِیمان لانے سے راستباز ٹھہریں نہ کہ شَرِیعت کے اعمال سے۔ کِیُونکہ شَرِیعت کے اعمال سے کوئی بشر راستباز نہ ٹھہرے گا۔" (گلتیوں2:16)

21 "مگر اَب شَرِیعت کے بغَیر خُدا کی ایک راستبازی ظاہِر ہُوئی ہے جِس کی گواہی شَرِیعت اور نبیوں سے ہوتی ہے۔ 22 یعنی خُدا کی وہ راستبازی جو یِسُوع مسیح پر اِیمان لانے سے سب اِیمان لانے والوں کو حاصِل ہوتی ہے کِیُونکہ کُچھ فرق نہیں۔" (رومیوں3:21-22)

"اور اُس میں پایا جاؤں نہ اپنی اُس راستبازی کے ساتھ جو شَرِیعت کی طرف سے ہے بلکہ اُس راستبازی کے ساتھ جو مسیح پر اِیمان لانے کے سبب سے ہے اور خُدا کی طرف سے اِیمان پر مِلتی ہے۔" (فلپیوں3:9)

"مُقدّسوں یعنی خُدا کے حُکموں پر عمل کرنے والوں اور یِسُوع پر اِیمان رکھنے والوں کے صبر کا

یہی مَوقع ہے۔''(مُکاشفہ 12:14)

ہم دیکھ سکتے ہیں کہ شیطان کیوں نہیں چاہتا کہ ہم یسوع کے ایمان کو سمجھیں۔ وہ ایمان جو وہ ہمیں دینا چاہتا ہے۔ جو ایمان یسوع کے پاس ہے یہ وہی ایمان ہے جو وہ اپنے باپ پر رکھتا ہے، شیطان یقینی طور پر نہیں چاہتا کہ ہم راستبازی اور ابدی زندگی حاصل کریں۔

پس "یسوع کا ایمان" کیا ہے؟

اپنے باپ کی مرضی کو ہر وقت پورا کرنے میں مکمّل بھروسہ، خوشی اور مسرت یسوع کا ایمان ہے۔

''مَیں اپنے آپ سے کُچھ نہیں کرسکتا۔ جیَسا سُنتا ہُوں عدالت کرتا ہُوں اور میری عدالت راست ہے کِیُونکہ مَیں اپنی مرضی نہیں بلکہ اپنے بھیجنے والے کی مرضی چاہتا ہُوں۔''(یوحنا 5:30)

49 ''کِیُونکہ مَیں نے کُچھ اپنی طرف سے نہِیں کہا بلکہ باپ جِس نے مُجھے بھیجا اُسی نے مُجھ کو حُکم دِیا ہے کہ کیا کہُوں اور کیا بولُوں۔ 50 اور مَیں جانتا ہُوں کہ اُس کا حُکم ہمیشہ کی زِندگی ہے۔ پَس جو کُچھ مَیں کہتا ہُوں جِس طرح باپ نے مُجھ سے فرمایا ہے اُسی طرح کہتا ہُوں۔''(یُوحنّا 5:49-50)

کیا تُو یقِین نہِیں کرتا کہ مَیں باپ ہُوں اور باپ مُجھ مَیں ہے؟ یہ باتیں مَیں جو تُم سے کہتا ہُوں اپنی طرف سے نہیں کہتا لیکِن باپ مُجھ میں رہ کر اپنے کام کرتا ہے۔(یُوحنّا 14:10)

کِیُونکہ مَیں آسمان سے اِس لِئے نہِیں اُترا ہُوں کہ اپنی مرضی کے مُوافِق عمل کرُوں بلکہ اِس لِئے کہ اپنے بھیجنے والے کی مرضی کے مُوافِق عمل کرُوں۔(یُوحنّا6:38)

16 ''یِسُوع نے جواب میں اُن سے کہا کہ میری تعلِیم میری نہیں بلکہ میرے بھیجنے والے کی ہے۔17 اگر کوئی اُس کی مرضی پر چلنا چاہے تو وہ اِس تعلِیم کی بابت جان جائے گا کہ خُدا کی طرف سے ہے یا مَیں اپنی طرف سے کہتا ہُوں۔18 جو اپنی طرف سے کُچھ کہتا ہے وہ اپنی عِزّت چاہتا ہے لیکِن جو اپنے بھیجنے والے کی عِزّت چاہتا ہے وہ سچّا ہے اور اُس میں ناراستی نہیں۔''(یُوحنّا7:16-18)

**آئیے یسوع کے ایمان، اور شیطان کے کام کرنے کے طریقے کے درمیان براہ راست تضاد کو دیکھیں:**

''تُم اپنے باپ اِبلِیس سے ہو اور اپنے باپ کی خواہشوں کو پُورا کرنا چاہتے ہو۔ وہ شُرُوع ہی سے خُونی ہے اور سچّائی پر قائم نہیں رہا کِیُونکہ اُس میں سچّائی ہے نہِیں۔ جب وہ جُھوٹ بولتا ہے تو اپنی ہی سی کہتا ہے کِیُونکہ وہ جُھوٹا ہے بلکہ جُھوٹ کا باپ ہے۔''(یُوحنّا8:44)

خدا ہی سچائی کا واحد ذریعہ ہے، جو وہ اپنے بیٹے کے ذریعے ہمیں فراہم کرتا ہے، لیکن شیطان نے اس الٰہی نمونے کو رد کر دیا۔اس نے "اپنے وسائل سے "بولنا شروع کیا جو سچائی سے باہر ہیاور جو صرف وہی پیدا کر سکتا ہیاس طرح وہ جھوٹ کا باپ بن گیا۔اُس لمحے سے لے کر اب تک شیطان اپنی شان کی تلاش میں اپنے آپ سے بولتا ہے۔ شیطان میں کوئی صداقت اور سچائی نہیں ہے۔ وہ مردوں اور عورتوں کو قائل کرنے کی کوشش کرتا رہتا ہے کہ وہ بھی اپنے

آپ سے بات کر سکتے ہیں، اور خدا کے علاوہ سچائی اور راستبازی پیدا کر سکتے ہیں۔ یہ ذہنیت یسوع کے ایمان کے براہ راست مخالف ہے۔

یسوع کا ایمان یہ جاننا ہے کہ ہم خود سے کوئی نیکی، کوئی سچائی، کوئی زندگی نہیں پیدا کر سکتے ہیں، لیکن یہ کہ کوئی بھی اچھی چیز ہمارے پاس واحد حقیقی ذریعے یعنی باپ کی طرف سے آنی چاہیے۔ اور جیسا کہ یسوع تمام مخلوقات کے لیے مقرر کردہ راستہ ہے، ہم سب چیزیں باپ سے اور اس کے بیٹے کے ذریعے حاصل کرتے ہیں۔

خدائی نمونہ اور اس (ذریعہ/ راستہ) کے تعلّق کی حقیقت کو سمجھنا زندگی میں واحد راستہ ہے جس تک ہم پہنچ سکتے ہیں۔ ہمیں یہ تسلیم کرنے کی ضرورت ہے کہ ہم اپنے آپ کو گناہ کی غلامی سے بچانے کی طاقت نہیں رکھتے، اور یسوع کے پاس آتے ہیں تاکہ وہ فاتحانہ زندگی حاصل کر سکیں جو باپ نے اپنے ذریعے فراہم کی ہے۔

''اور اُسی میں تُم پر بھی جب تُم نے کلامِ حق کو سُنا جو تُمہاری نجات کی خُوشخبری ہے اور اُس پر اِیمان لائے پاک مَوعُودہ رُوح کی مہر لگی۔'' (افسیوں 13:1)

☆☆☆

دوسرا باب

# ہماری تصویر پر

جیسا کہ ہم نے بحث کی ہے، شیطان کی بغاوت الٰہی نمونہ سے باہر قدم رکھنے کی خواہش کی وجہ سے ہوئی تھی۔ اس نے باپ اور بیٹے کے رشتے کو قبول نہیں کیا۔ وہ مسیح کے تابع نہیں ہونا چاہتا تھا اور نہ ہی مسیح کے ذریعے باپ سے سب چیزیں حاصل کرنا چاہتا تھا۔ اُس نے زندگی گزارنے کیلئے غیر ضروری جھوٹ کو تسلیم کیا اور وہی جھوٹ اس نے آسمانی فرشتوں میں منتشر کر دیا، جیسا کہ کلام پاک ظاہر کرتا ہے، ان میں سے ایک تہائی نے اس جھوٹ کو قبول کیا۔ (مکاشفہ 4:12)

جب انسانیت کی تخلیق کا وقت آیا تو خدا کا منصوبہ من مانی سے بہت دور تھا۔

26 ''پھر خُدا نے کہا کہ ہم اِنسان کو اپنی صُورت پر اپنی شبیہ کی مانند بنائیں اور وہ سمندر کی مچھلیوں اور آسمان کے پرندوں اور چوپایوں اور تمام زمین اور سب جانداروں پر جو زمین پر رینگتے ہیں اِختیار رکھیں۔ 27 اور خُدا نے انسان کو اپنی صورت پر پیدا کیا۔ خُدا کی صورت پر اُسکو پیدا کیا۔ نر و ناری اُنکو پیدا کیا۔'' (پیدائش 1:26-27)

## 1۔ مرد اور عورت

جیسا کہ تمام چیزوں کی تخلیق میں باپ اور بیٹے نے مل کر کام کیا، اس میں انسانیت کی تخلیق بھی شامل ہے۔ باپ نے اپنے بیٹے سے کہا، '' آؤ ہم انسان کو اپنی صورت پر، اپنی شبیہ کے مطابق بنائیں۔'' میں سمجھتی تھی کہ یہ آیت محض ظاہری شکل وصورت کا ذکر کر رہی ہے، یا شاید اولاد پیدا

کرنے اور کم تر مخلوقات پر غلبہ حاصل کرنے کی بھی۔ لیکن سچائی اس سے کہیں زیادہ گہری ہے۔۔۔ ''خدا کی صورت میں اس نے اسے پیدا کیا۔ مرد اور عورت اس نے ان کو پیدا کیا ہے۔'' نر اور ناری دونوں کی تخلیق خدا کی شبیہ پر بنی نوع انسان کی تخلیق کا ایک اہم حصہ ہے۔ یہ درحقیقت اس کا عکس ہے جس کا آپ نے اندازہ لگایا ہے کہ یہ ایک الٰہی نمونہ ہے۔

جیسا کہ شیطان نے فرشتوں کے ذہنوں کو الجھا دیا تھا، خُدا نے بنی نوع انسان کی تخلیق کو اپنے اور اپنے بیٹے کے درمیان پوری کائنات (ذریعے/ راستہ) کیتعلق کو واضح کرنے کے لیے استعمال کرنے کا انتخاب کیا (1 کرنتھیوں 10:11)۔ اس طرح ہم حقیقی معنوں میں خدا کی شبیہ پر بنائے گئے تھے، اور انسانیت کا ڈیزائن اس سے کہیں زیادہ اہمیت رکھتا ہے جس کا ہم میں سے اکثر کو احساس ہوتا ہے۔

**تو آیئے بنی نوع انسان کی تخلیق کا مطالعہ کریں۔ پہلا قدم کیا تھا؟**

''اور خُداوند خُدا نے زمین کی مِٹّی سے اِنسان کو بنایا اور اُسکے نتھنوں میں زِندگی کا دم پھُونکا تو اِنسان جِیتی جان ہُوا۔'' (پیدائش 7:2)

خدا نے وجود میں آنے والے پہلے انسان (آدم) کو پیدا کیا۔ وہ تمام انسانی زندگی کا سرچشمہ بننا تھا۔ ہم کہہ سکتے ہیں کہ آدم میں انسانیت کی معموری آباد تھی۔ لیکن خدا ختم نہیں ہوا تھا۔ اکیلا آدم پوری طرح سے ''خدا کی صورت'' کی نمائندگی نہیں کر سکتا تھا۔

''اور خُداوند خُدا نے کہا کہ آدؔم کا اکیلا رہنا اچھّا نہیں۔ میں اِس کے لِئے ایک مددگار اُسکی مانِند

بناؤنگا۔''(پیدائش2:18)

21''اور خُداوند خُدا نے آدؔم پر گہری نِیند بھیجی اور وہ سوگیا اور اُس نے اُسکی پسلیوں میں ایک کو نِکال لِیا اور اُسکی جگہ گوشت بھر دِیا۔۔

22اور خُداوند خُدا اُس پسلی سے جو اُس نے آدؔم سے نکالی تھی ایک عورت بنا کر اُسے آدؔم کے پاس لایا۔۔23اور آدؔم نے کہا کہ یہ تو اب میری ہڈیوں میں سے ہڈی اور میرے گوشت میں سے گوشت ہے اس لئے ناری کہلائیگی کیونکہ وہ نر سے نِکالی گئی۔''(پیدائش2:21-23)

حوا کسی دوسرے انسان سے مختلف انداز میں پیدا ہوئی تھی۔ وہ انسان کی زندگی اور مادہ سے پیدا ہوئی تھی، اوراس لیے وہ صحیح معنوں میں اس کا حصہ تھی۔
پھراس میں انسانیت کی معموری بھی بسی تھی۔ وہ آدم کی طرح مکمّل انسان تھی۔ یہ ڈیزائن خوبصورتی سے اس طرح متوازی ہے کہ بیٹا باپ کی اپنی زندگی سے پیدا ہوا تھا، اوراس طرح باپ کی طرح مکمّل طور پر الٰہی ہوا۔ یہ متوازی (یوحنا1:1) کو بہتر طور پر سمجھنے میں ہماری مدد کرسکتا ہے، اگر ہم مثال کی طور پر آدم اور حوا کے نام لیں۔

ابتدا میں کلام تھا اور کلام خُدا کے ساتھ تھا اور کلام خُدا تھا۔(یوحنا1:1)

(انسانیت کے معاملے میں)''شروع میں حوا تھی، اور حوا انسان کے ساتھ تھی، اور حوا انسان تھی۔''

یا ''شروع میں حوا تھی، اور حوا آدم کے ساتھ تھی، اور حوا آدم تھی۔''

حوا پہلی انسان نہیں تھی، پوری انسانیت کا سرچشمہ آدم تھا لیکن وہ آدم سے کم انسان بھی نہیں تھی۔ وہ انسانی فطرت میں مکمّل طور پر آدم تھیں، پھر بھی وہ ایک الگ شخصیت تھیں۔ وہ اس کا حصہ اور مددگار تھیں، اور اسے ایک راستہ بننے کے لیے سامنے لایا گیا تھا جس کے ذریعے باقی انسانیت کی تخلیق اور برکت ہوگی۔

''اور خُداوند خُدا نے آدؔم اور اُسکی بیوی کے واسطے چمڑے کے کُرتے بنا کر اُنکو پہنائے۔'' (پیدایش 20:3)

## 2۔برکت کا بہاؤ

خدا نے مرد اور عورت کے درمیان جو رشتہ بنایا ہے، وہ اُس کے اور اُس کے بیٹے کے درمیان خوبصورت (ذریعہ/ راستہ) تعلّق کی عکاسی کرتا ہے۔ یسوع کو باپ کی الہٰی زندگی سے پیدا کیا گیا تھا، بالکل اسی طرح جیسے حوا کو آدم کی انسانی زندگی سے پیدا کیا گیا تھا۔ یہ بیٹے کو باپ سے کم الہٰی نہیں بناتا، جس طرح حوا آدم سے کم انسان نہیں ہے۔ بیٹا باپ کا اتنا ہی حصہ ہے جتنا کہ حوا آدم کا حصہ تھیں۔ باپ اور بیٹا ایک ہی زندگی، ایک روح، اور ایک ہی مرد اور عورت کے لیے ہے۔ خدا کا ارادہ تھا کہ شادی کا رشتہ دنیا کو اس بات کی سمجھ میں برکت دے گا کہ روح میں ایک ہونے کا کیا مطلب ہے۔

''اس واسطے مرد اپنے ماں باپ کو چھوڑیگا اور اپنی بیوی سے مِلا رہیگا اور وہ ایک تن ہونگے۔'' (پیدایش 24:2)

’’تا کہ اُن کے دِلوں کو تسلّی ہو اور وہ محبّت سے آپس میں گٹھے رہیں اور پُوری سمجھ کی تمام دَولت کو حاصِل کریں اور خُدا کے بھید یعنی مسیح کو پہچانیں۔‘‘ (کُلسّیوں 2:2)

اور جس طرح میاں بیوی کی وحدانیت ان کی منفرد شخصیتوں کو ختم نہیں کرتی، اسی طرح یہی سچائی باپ اور بیٹے کے لیے بھی ہے۔

شوہر اور بیوی کا مطلب روح، مقصد اور مشقّت میں ایک ہونا ہے، جیسا کہ باپ اور بیٹا ایک ہیں۔

22 ’’اور وہ جلال جو تُو نے مُجھے دِیا ہے مَیں نے اُنہیں دِیا ہے تا کہ وہ ایک ہوں جیسے ہم ایک ہیں۔ 23 مَیں اُن میں اور تُو مُجھ میں تا کہ وہ کامِل ہو کر ایک ہو جائیں اور دُنیا جانے کہ تُو ہی نے مُجھے بھیجا اور جس طرح کہ تُو نے مُجھ سے محبّت رکھّی۔‘‘ (یوحنا 17:22-23)

حوا کا آدم کی پسلی سے پیدا کیا جانا اتنا ہی اہم ہے جتنا آدم کے سینے میں اس کے دل کے پاس اور اس کی مقرر کردہ برکت اور آرام کے مقام کی نمائندگی ہونا ہے۔ تسلیم کرنے کا یہ مطلوبہ تعلّق بہت خوبصورت ہو جاتا ہے، اور عورت کے حقوق یا آزادیوں کو ختم کرنے کے تصور کی مکمّل مخالفت میں جب ہمیں احساس ہوتا ہے کہ یہ اس تعلّق کی نمائندگی کرتا ہے جو یسوع کے اپنے باپ کے ساتھ ہے۔

’’پَس مَیں تُمہیں آگاہ کرنا چاہتا ہُوں کہ ہر مرد کا سر مسیح اور عورت کا سر مرد اور مسیح کا سر خُدا ہے۔‘‘ (1 کرنتھیوں 11:3)

''خُدا کو کِسی نے کبھی نہیں دیکھا۔ اِکلوتا بَیٹا جو باپ کی گود میں ہے اُسی نے ظاہِر کِیا۔''(یوحنا18:1)

**یسوع جانتا ہے کہ اپنے باپ کے سامنے اُس کی تابعداری کسی بھی طرح سے غلامی کی حیثیت نہیں ہے، بلکہ بہت زیادہ برکت کا مقام ہے!**

''باپ بَیٹے سے محبّت رکھتا ہے اور اُس نے سب چِیزیں اُس کے ہاتھ میں دے دی ہیں۔''(یوحنا35:3)

اس خوبصورت نمونے کے مطابق، شوہر کا مقصد اپنے گھر والوں کے لیے روحانی طاقت کا ذریعہ بننا ہے۔ اس کا مقصد اپنی بیوی پر محبّت، عزت اور روحانی برکات نازل کرنا ہے، تاکہ وہ اس کے ذریعے اپنے بچوں، رشتہ داروں، دوستوں اور دوسروں تک بہہ جائیں، جس طرح باپ اپنے بیٹے کو یہ نعمتیں دیتا ہے کہ اُس کے ذریعے تمام مخلوقات تک بہہ جائیں۔۔ یہ وہ طریقے ہیں جن سے بیوی دوسروں کو برکت دے سکتی ہیاور اس طرح اپنے شوہر کو ان کے گھر کے سربراہ کے طور پر جلال دیتی ہے، بالکل اسی طرح جیسے یسوع کے کام اس کے باپ کو اس کے سربراہ کے طور پر جلال دیتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ عورت کو ''مرد کا جلال'' کہا جاتا ہے، جیسا کہ یسوع باپ کا جلال ہے!

1 ''اگلے زمانہ میں خُدا نے باپ دادا سے حِصّہ بہ حِصّہ اور طرح بہ طرح نبِیوں کی معرفت کلام کر کے۔ 2 اِس زمانہ کے آخِر میں ہم سے بَیٹے کی معرفت کلام کِیا جِسے اُس نے سب چِیزوں کا وارِث ٹھہرایا اور جِس کے وسِیلہ سے اُس نے عالم بھی پَیدا کِئے۔ 3 وہ اُس کے جلال کا پَرتَو اور اُس کی

ذات کا نقش ہو کر سب چیزوں کو اپنی قُدرت کے کلام سے سنبھالتا ہے۔ وہ گُناہوں کو دھو کر عالمِ بالا پر کبریا کی دہنی طرف جا بَیٹھا۔'' (عبرانیوں 1:1-3)

''البتّہ مرد کو اپنا سر ڈھانکنا نہ چاہیۓ کِیُونکہ وہ خُدا کی صُورت اور اُس کا جلال ہے مگر عَورت مرد کا جلال ہے۔ اِس لِئے کہ مرد عَورت سے نہِیں بلکہ عَورت مرد سے ہے۔'' (1 کرنتھیوں 11:7-8)

## 3۔شیطان کی غلط بیانی

صحیفوں میں جلال کا تعلّق کردار سے ہے۔شیطان نے گزشتہ برسوں میں مردوں کی شناخت پر اس قدر حملہ کیا ہے کہ بہت سے لوگوں کے پاس شوہر/ والد کے کردار کی تصویر غیر جذباتی، غیر مہذب، سخت اور یہاں تک کہ بہت سے معاملات میں غائب ہے۔اس طرح، بیوی اور ماں کی حیثیت اس کے برعکس ہے جو گرم جوشی اور محبّت کرنے والی ہے۔اپنے خاندان کے لیے ہمدردی اور پیار سے بھرپور۔ ہالی ووڈ ان دقیانوسی تصورات کا بہت زیادہ استعمال کرتا ہے، اکثر مرد کی منفی خصلتوں کو خاندانی ماحول میں مزاح یا درد کا ذریعہ بناتا ہے۔یہی وجہ ہے کہ آج بہت سے لوگ آسمانی باپ کی بجائے ''زمینی ماں'' کے خیال کی طرف زیادہ آسانی سے راغب ہو گئے ہیں۔خدا کے باپ ہونے کے بارے میں میری ایک دوست کے ساتھ حالیہ بحث میں،اس نے جواب دیا، ''لیکن اس وقت دنیا میں سرد مہری اور تناؤ اور غصہ ہے۔۔۔ مجھے ایسا لگتا ہے کہ انسانیت کو ماں کی ضرورت ہے، جو ہمیں ایک دوسرے کے لیے حقیقی ہمدردی اور محبّت میں واپس لا سکتی ہے۔''

میں نے اس کے ساتھ جو بات کی وہ یہ ہے کہ دنیا کو جس محبّت کی ضرورت ہے وہ ہمارے آسمانی باپ کے اندر پائی جاتی ہے، اور یہ کہ اس حقیقت کو چھپانا شیطان کا سب سے بڑا مقصد رہا ہے۔ لیکن ہمیں درکار تمام ثبوت یسوع کی زندگی میں پائے جاتے ہیں، جیسا کہ وہ اپنے باپ کے جلال کی چمک ہے، اور اپنی شخصیت کی واضح تصویر ہے! یسوع کا کردار، جو بنی اسرائیل کو اس طرح اکٹھا کرنا چاہتا تھا جیسے مرغی اپنے بچوں کو اپنے پروں کے نیچے جمع کرتی ہے (متی 37:23)، اور اپنی جان ان لوگوں کے لیے دے دی جنھوں نے اس سے نفرت کی اور اسے مار ڈالا، اس سارے عمل کے دوران اس نے اُن کو معاف کیا۔ جو صرف اس کے باپ کی انسانیت کے لیے محبّت کا ایک مکاشفہ اور اضافہ ہے۔

یہ منفی خصلتیں اکثر شوہروں اور باپوں سے منسوب کی جاتی ہیں اور ان کی توقع مردوں کے لیے خدا کے ڈیزائن اور مقصد کے بالکل خلاف ہے۔ جس طرح یسوع کا کردار صرف اس کے باپ کے کردار میں اضافہ کرنا ہے، اسی طرح بیویوں اور شوہروں کے لیے بھی سچا ہونا ضروری ہے! جو گرم جوشی، ہمدردی اور محبّت ایک بیوی دکھاتی ہے اس کا مطلب اس گرم جوشی، شفقت اور محبّت کی بڑائی کے سوا کچھ نہیں ہے جو اس کا شوہر اپنے اندر رکھتا ہے، اور اسے دکھایا ہے۔ کوئی بھی مثبت خصلت جس کا اظہار بیوی/ ماں کرسکتی ہیبالکل یہی مثبت خصلت مرد کے اندر بھی ہونا چاہیے، کیونکہ ''مرد عورت سے نہیں، بلکہ عورت مرد سے ہے۔'' یاد رکھیں کہ حوا آدم کے اپنے گوشت سے بنی تھی۔ جو کچھ اس کے اندر تھا وہ اصل میں اس کی طرف سے تھا! لیکن وہ ان خصلتوں کو بڑھاوا دینے کے لیے سامنے لائی گئی تھی، تا کہ وہ ''انسان کی شان'' ہو۔

تاہم، ایک بیوی کے لیے اپنے شوہر سے ان خصلتوں کو حاصل کرنا اور اس کی بڑائی کرنا صرف اسی صورت میں ممکن ہے جب اس نے اپنے الٰہی طور پر مقرر کردہ مقام کو ''خدا کے جلال'' کے طور پر قبول کیا ہو۔ اور شوہر اپنے دل میں باپ کی محبّت کے کردار کی معموری تب حاصل کر سکتا ہے اگر وہ (راستہ یسوع مسیح) سے گہرا تعلّق رکھتا ہے۔

''اَے شَوہرو! اپنی بِیویوں سے محبّت رکھّو جَیسے مسِیح نے بھی کلِیسیا سے محبّت کر کے اپنے آپ کو اُس کے واسطے مَوت کے حوالہ کر دِیا۔'' (افسیوں 25:5)

اس طرح ایک شخص اس محبّت کو حاصل کرتا ہے اور اس محبّت کو اپنی بیوی پر انڈیلتا ہے تاکہ اس کی بیوی اسکی تعریف کرے اور ''انسان کا جلال (کردار)'' خدا کے جلال (کردار) کی تعریف بن جائے۔ یہی انسانیت کے لئے خدا کی مرضی ہے!

اگر ایک شوہر اس دعوت کو مسترد کرتا ہے، تو اس کی بیوی یقینی طور پر اپنے بچوں کو دینے کے لیے مسیح سے براہ راست محبّت حاصل کرنے کے قابل ہوتی ہے، لیکن یہ اس نعمت کے راستہ کو نظرانداز کرتی ہے جو خدا نے شوہر کو اس کے لیے بنایا تھا، اور اس طرح خاندان میں تفرقہ پیدا ہوتا ہے۔ آج بہت سارے مردوں کی طرف سے اس بلاوے کو مسترد کرنے کی وجہ یہ ہے کہ ایسے مطالعات کو تلاش کرنا آسان ہے جو یہ ظاہر کرتے ہیں کہ، عام طور پر، عورتیں دعا کرتی ہیں، اپنی بائبل پڑھتی ہیں، اور مردوں کی نسبت زیادہ باقاعدگی سے چرچ میں جاتی ہیں۔ مائیں اپنے بچوں پر

محبّت انڈیلنے کی اپنی ذمہ داری محسوس کرتی ہیں،اس سے زیادہ مرد اپنی بیویوں پر محبّت انڈیلنے میں اپنی ذمہ داری محسوس کرتے ہیں۔اور یہ صرف اس وجہ سے ہے کہ بچے اپنی ماؤں سے محبّت کے مطالبات میں مکمّل طور پر روک نہیں رکھتے ہیں، جبکہ بہت سی بیویاں اپنے شوہروں کو اپنی محبّت کی ضرورت سے آگاہ کرنے سے خود کو روکتی ہیں (ممکنہ وجوہات کی بناء پر)۔اگر ایک آدمی مسیح سے خدا کی محبّت کے راستے کے طور پر منقطع ہو جاتا ہے،تو ہو سکتا ہے کہ وہ اپنی بیوی پر فوری اثر نہ دیکھنے کی وجہ سے کچھ وقت کے لیے اپنے آپ کو یہ یقین کرنے کے لیے دھوکہ دے سکے کہ یہ انتخاب صرف اس پر اثر انداز ہوتا ہے۔لیکن اگر ایک ماں تک بے لوث محبّت اس کے شوہر سے نہیں پہنچ رہی جو وہ اپنے بچوں کو دے رہی ہےتو اس ضرورت کو حاصل کرنے کی شدت اکثر مسیح کی طرف رجوع کا سبب بنے گی۔اس طرح، ایسا لگتا ہے کہ عورتیں خدا کے لیے اپنی ضرورت محسوس کرتی ہیں، اور خدا کو مردوں کی نسبت زیادہ آسانی سے دل کھول کر قبول کرتی ہیں۔

**پھر بھی جب ایک بے ایمان شوہر کی بیوی براہِ راست مسیح کی طرف رجوع کرتی ہے تاکہ وہ تمام محبّت حاصل کر سکے جس کی اسے اپنے اور اپنے بچوں کے لیے ضرورت ہے، اس مشورے پر غور کریں جو نیچے دیا گیا ہے:**

اَے بِیویو! تُم بھی اپنے شوہر کے تابِع رہو۔ اِس لِئے کہ اگر بعض تُم میں سے کلام کو نہ مانتے ہوں تو بھی تُمہارے پا کِیزہ چال چلن اور خوف کو دیکھ کر بغَیر کلام کے اپنی اپنی بِیوی کے چال چلن سے خُدا کی طرف کھِنچ جائیں۔(1 پطرس 3:1-2)

اَے بِیو یو! اپنے شَو ہروں کی اَیسی تابِع رہو جَیسے خُداوند کی۔(افسیوں 22:5)

یہاں تک کہ جب ایک شوہر خدائی نمونہ کے اندر اپنا کردار ادا نہیں کر رہا ہے، تب بھی اس کی بیوی اسے پورا کرنے میں برکت پا سکتی ہے۔ پولوس اس کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے جاری رکھتا ہے کہ ''بلکہ تُمہاری باطنی اور پوشِیدہ اِنسانیت حلِم اور مِزاج کی غُربت کی غَیر فانی آرایش سے آراستہ رہے کِیُونکہ خُدا کے نزدِیک اِس کی بڑی قدر ہے۔'' (1 پطرس 4:3) اِس قسم کا،? غیر جنگی جذبہ، مختلف خیالات سے قطع نظر مرد کی قیادت کے تابع ہونے کی خواہش کے ساتھ،? اُس کے شوہر کے لیے ایک طاقتور گواہ کے طور پر کام کرے گا۔ جیسا کہ وہ یسوع کے کردار کو اس طریقے سے گہرا کرنے کی اجازت دیتی ہے جس طرح وہ اپنے شریک حیات سے پیار کرتی ہے اور اس کی خدمت کرتی ہے، وہ اپنے دل کی حالت کے بارے میں گہرے یقین کا تجربہ کرے گی، جب تک کہ اسے آخر کار مسیح کے لئے اپنی اشد ضرورت کا احساس نہ ہو جائے۔

خدا وفاداری کے ساتھ کسی بھی بیوی یا شوہر کو برکت دے گا جو انفرادی طور پر اس کے پاس آتا ہے، لیکن صرف ایک بار جب دونوں شراکت داروں نے اپنے خاندان کے لئے روحانی برکتوں کے ذریعے اور راستے کے طور پر اپنے مقرر کردہ کرداروں کو قبول کر لیا ہے تو وہ بنی نوع انسان کے لئے خدا کے مطلوبہ نمونہ کی دولت میں پوری طرح پنپنا شروع کر سکتے ہیں۔

خدا نے پوری کائنات کو اپنے اور اپنے بیٹے کے درمیان (ذریعہ/راستہ) تعلّق کو گہرے علم کی طرف متوجہ کرنے کے مقصد سے انسانیت کی جنسوں کو اس حیرت انگیز طریقے سے ڈیزائن

کیا، ''کیُونکہ جو کُچھ خُدا کی نسِبت معلُوم ہوسکتا ہے وہ اُن کے باطِن میں ظاہِر ہے۔ اِس لئِے کہ خُدا نے اُس کو اُن پر ظاہِر کر دِیا۔ کیُونکہ اُس کی اَن دیکھی صِفتیں یعنی اُس کی ازلی قُدرت اور الُوہیت دُنیا کی پَیدائیش کے وقت سے بنائی ہُوئی چِیزوں کے زرِیعہ سے معلُوم ہو کر صاف نظر آتی ہیں۔ یہاں تک کہ اُن کو کُچھ عُزر باقی نہیں۔'' (رومیوں 1:19-20)

یہ بالکل بھی حیران کن نہیں ہے کہ شیطان کا انسانیت پر پہلا حملہ آدم اور حوا کے درمیان اس تعلّق کو توڑنا تھا، کیونکہ شروع سے اس کا مقصد الٰہی نمونے سے بغاوت کرنا رہا ہے۔ جو اس نے حوا کو اپنے شوہر کا ساتھ چھوڑنے کے لیے محض لالچ دے کر شروع کیا، اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ آدم نے پہلے حوا کی وفاداری کو مسیح کی وفاداری سے بڑھ کر منتخب کیا، اور اسکے فوراً بعد حوا پر الزام لگایا کہ وہ اسے دھوکہ دے رہی ہے اور پھر خدا پر الزام لگایا کہ جسے تو نے میرے لئے بنایا یہ سب اسی کی وجہ سے میرے ساتھ ہوا چونکہ ہم جانتے ہیں کہ یہ خدا کا ارادہ تھا کہ وہ ایک ساتھ ہوں لیکن آدم خدا کی برکت کے اس راستہ کو الزام کے ذریعے مکمّل طور پر منقطع کر دیتا ہے۔

'' آدمؔ نے کہا جِس عورت کو تُو نے میرے ساتھ کیا ہے اُس نے مجھے اُس درخت کا پھل دِیا اور میں نے کھایا۔'' (پیدائش 12:3)

یہ جانتے ہوئے کہ خاندانی محترک کو خدا نے ہماری روحانی برکت کے لئے بنایا ہے لیکن اُس وقت سے شیطان نے انسانی رشتوں میں بگاڑ اور حملہ کرنا بند نہیں کیا ہے، وہ بہت سے مردوں اور عورتوں کو مصائب اور گناہ کی زندگی میں لے جا سکتا ہے۔ ہم یقیناً اس کی کوششوں کے نتائج کو آج بھی اپنے معاشرے میں دیکھ رہے ہیں۔

اس سب میں شیطان ہمارے ذہنوں میں الٰہی نمونہ کو دھندلا دینا چاہتا ہے، تا کہ ہمیں اس نعمت کے راستے میں قدم رکھنے سے روکے جس سے وہ نکلا ہے۔ وہ اب ان لوگوں کی قسمت سے پوری طرح واقف ہے جو خود کو زندگی کے ذریعہ سے منقطع کر لیتے ہیں، اس لیے وہ اپنے ساتھ منقطع ہونے کے لیے زیادہ سے زیادہ لوگوں کی رہنمائی کرنا چاہتا ہے۔ وہ ہمیں یسوع کے ایمان کو سمجھنیسے روکنے کے لیے کسی بھی حد تک جاسکتا ہے۔ لیکن ہمارے آسمانی باپ کی حمد ہو، جس نیہم پر ان چیزوں کو ظاہر کرنے کے لیے اپنے بیٹے کو بھیجا جو اسکا داہنا بازو اور اس کا زندہ کلام ہے۔ تا کہ ہم ان کی برکت کے راستے میں واپس آ جائیں، اور وہ سب کچھ حاصل کر سکیں جو ہمارا باپ مسیح کے ذریعے ہمیں دینا چاہتا ہے۔

''جو کُچھ ہم نے دیکھا اور سُنا ہے تُمہیں بھی اُس کی خبر دیتے ہیں تا کہ تُم بھی ہمارے شرِیک ہو اور ہماری شِراکت باپ کے ساتھ اور اُس کے بَیٹے یِسُوع مسیح کے ساتھ ہو۔ اور یہ باتیں ہم اِس لِئے لِکھتے ہیں کہ ہماری خُوشی پُوری ہو جائے۔'' (1 یوحنا 1:3-4)

☆☆☆

﴿تیسرا باب﴾

# خدا کی روح

جیسا کہ ہم نے دریافت کیا ہے کہ باپ سب کا ماخذ ہے، ہم صحیفے کے ساتھ بھی تصدیق کر سکتے ہیں کہ روح القدس خود باپ سے آتا ہے۔

''لیکن جب وہ مددگار آئے گا جِس کو مَیں تُمہارے پاس باپ کی طرف سے بھیجوں گا یعنی رُوحِ حق جو باپ سے صادر ہوتا ہے تو وہ میری گواہی دے گا۔'' (یوحنا15:26)

''اور زمین ویران اور سُنسان تھی اور گہراو کے اُوپر اندھیرا تھا اور خُدا کی رُوح پانی کی سطح پر جُنبش کرتی تھی۔'' (پیدائش1:2)

جس طرح "خدا کے بیٹے" کا مطلب ملکیت ہے (یعنی بیٹا باپ کا ہے، وہ اس کا بیٹا ہے)، روح القدس بالکل وہی ہے جیسا کہ بائبل بیان کرتی ہے۔ ''روح خدا'' (خدا کی روح) یہ خدا کی اپنی روح ہییعنی باپ کی روح!

''کِیُونکہ بولنے والے تُم نہِیں بلکہ تُمہارے باپ کا رُوح ہے جو تُم میں بولتا ہے۔'' (متی10:20)

## 1۔روح کیا ہے

فوری طور پر، آئیے بائبل میں کچھ اور ''روحوں'' کو دیکھیں۔۔۔

''یہ پتلی بالیں اُن ساتوں موٹی اور بھری ہُوئی بالوں کو نِگل گئیں اور فرعون جاگ گیا اور اُسے معلوم ہُوا کہ یہ خواب تھا۔ اور صُبح کو یُوں ہُوا کہ اُسکا جی گھبرایا۔ تب اُس نے مِصؔر کے سب جادُوگروں اور سب دانشمندوں کو بُلوا بھیجا اور اپنا خواب اُنکو بتایا پر اُن میں سے کوئی فرؔعون کے آگے اُنکی تعبیر نہ کرسکا۔'' (پیدائش41:7-8)

''تب اُنہوں نے اُسے وہ سب باتیں جو یُوؔسف نے اُن سے کہی تھیں بتائیں اور جب اُنکے باپ یعؔقوب نے وہ گاڑیاں دیکھ لیں جو یُوؔسف نے اُسکے لانے کو بھیجی تھیں تب اُسکی جان میں جان آئی۔'' (پیدائش45:27)

''لیکن حسبون کے بادشاہ سیحون نے ہمکو اپنے ہاں سے گذرنے نہ دیا کیونکہ خداوند تیرے خدا نے اُسکا مزاج کڑا اور اُسکا دل سخت کردیا تاکہ اُسے تیرے ہاتھ میں حوالہ کردے جیسا آج ظاہر ہے۔'' (استثنا2:30)

''اور شاہ فارس خورس کی سلطنت کے پہلے سال میں اسلئے کہ خداوند کا کلام جو یرمیا کی زبانی آیا تھا پورا ہو خداوند نے شاہ فارس خورس کا دل ابھارا۔ سو اس نے اپنی تمام مملکت میں منادی کرائی اور اس مضمون کا فرمان بھی لکھا کہ۔'' (عزرا1:1)

اور بھی بہت سی مثالیں ہیں، لیکن میرے خیال میں بات واضح ہے۔ کسی دوسری صورت میں ہم کسی کی روح کو اس کے علاوہ کچھ نہیں سمجھیں گییعنی ان کی اپنی روح، یعنی ان کا دماغ، خیالات اور کردار۔ تو ہم کیوں ایک الگ تیسرے وجود کی تصویر بنائیں گے جب بائبل کہتی ہے ''خدا کی روح''؟ باپ ایک طاقتور ہمہ گیر روح ہے، اس وجہ سے وہ جسم میں آسمان کے تخت پر بیٹھ سکتا ہیاور روح کے ساتھ زمین پر موجود رہ سکتا ہے۔

''مگر وہ وقت آتا ہے بلکہ اب ہی ہے کہ سچے پرستار باپ کی پرستش رُوح اور سچائی سے کرینگے کیونکہ باپ اپنے لئے ایسے ہی پرستار ڈھونڈتا ہے۔ خُدا رُوح ہے اور ضرور ہے کہ اُس پرستار رُوح اور سچائی سے پرستش کریں۔'' (یوحنا4:23-24)

## 2۔بیٹے کے ذریعے

یادرکھیں کہ اس سے باپ کو خوشی ہوئی کہ الوہیت کی معموری اس کے بیٹے کے اندر بسے۔ لہذا، یسوع اپنے باپ کی روح سے معمور ہییعنی وہ روح میں ایک ہیں۔ یسوع کو خُدا کا ''داہنا بازو'' بننے کے لیے پیش کیا گیا تھایعنی وہ راستہ جس کے ذریعے خُدا اپنی مخلوق پر اپنا جلال ظاہر کرتا ہے۔

''اور اگرچہ اُس نے اُن کے سامنے اِتنے مُعجِزے دِکھائے تَو بھی وہ اُس پر اِیمان نہ لائے۔ تاکہ یسعیاہ نبی کا کلام پُورا ہو جو اُس نے کہا کہ اَے خُداوند ہمارے پَیغام کا کِس نے یقِین کِیا ہے؟ اور خُداوند کا ہاتھ کِس پر ظاہِر ہُؤا ہے؟'' (یوحنا12:37-38)

جس طرح باپ نے اپنے بیٹے کے ذریعے تمام تخلیق کی، یہ بھی یسوع کے ذریعے ہی ہے کہ ہم خُدا کی روح حاصل کرتے ہیں!

13 ''مگر تُم جو پہلے دُور تھے اَب مسیح یِسُوع میں مسیح کے خُون کے سبب سے نزدِیک ہو گئے ہو۔۔۔18 کِیُونکہ اُس کے وسِیلہ سے ہم دونوں کی ایک ہی رُوح میں باپ کے پاس رسائی ہوتی ہے۔'' (افسیوں 2:13،18)

یوحنا کی کتاب بہت خوبصورتی سے زندہ ہوجاتی ہے جب ہم اس طاقتور سچائی کو سمجھتے ہیں۔

20 ''اُس روز تُم جانو گے کہ مَیں اپنے باپ میں ہُوں اور تُم مُجھ مَیں اور مَیں تُم میں۔ 21 جس کے پاس میرے حُکم ہیں اور وہ اُن پر عمل کرتا ہے وُہی مُجھ سے محبّت رکھتا ہے اور جو مُجھ سے محبّت رکھتا ہے وہ میرے باپ کا پیارا ہوگا اور مَیں اُس سے محبّت رکھُّونگا اور اپنے آپ کو اُس پر ظاہِر کرُوں گا۔ 22 اُس یہُوداہ نے جو اِسکریوتی نہ تھا اُس سے کہا اَے خُداوند! کیا ہُوا کہ تُو اپنے آپ کو ہم پر ظاہِر کیا چاہتا ہے مگر دُنیا پر نہِیں؟ 23 یِسُوع نے جواب میں اُس سے کہا کہ اگر کوئی مُجھ سے محبّت رکھے تو وہ میرے کلام پر عمل کرے گا اور میرا باپ اُس سے محبّت رکھّے گا اور ہم اُس کے پاس آئیں گے اور اُس کے ساتھ سکونت کریں گے۔'' (یوحنا 14:20-23)

روح القدس مسیح اور اس کے باپ کی روح کے علاوہ کوئی نہیں ہے، اور ہم ان کی روح کو اپنے اندر بسا سکتے ہیں! ہم دیکھتے ہیں کہ اصطلاحات، ''روحِ خُدا'' اور ''روحِ مسیح'' کو ایک دوسرے کے ساتھ استعمال کیا جاسکتا ہے، کیونکہ وہ ایک روح میں شریک ہیں۔

''لیکن تُم جِسمانی نہیں بلکہ رُوحانی ہو بشرطیکہ خُدا کا رُوح تُم میں بسا ہُوا ہے۔ مگر جِس میں مسِیح کا رُوح نہِیں وہ اُس کا نہِیں ۔ اور اگر مسِیح تُم میں ہے تو بَدَن تو گُناہ کے سبب سے مُردہ ہے مگر رُوح راستبازی کے سبب سے زِندہ ہیں۔'' (رومیوں 8:9-10)

جب مسیح نسل انسانی کا رکن بنا تو اس نے اپنی الوہیت کو انسانیت کا لباس پہنایا۔۔۔

''اُس نے اگرچہ خُدا کی صُورت پر تھا خُدا کے برابر ہونے کو قبضہ میں رکھنے کی چیز نہ سَمَجھا۔ بلکہ اپنے آپ کو خالی کر دِیا اور خادِم کی صُورت اِختیّار کی اور اِنسانوں کے مُشابہ ہوگیا۔'' (فلپیوں 2:6-7)

پھر بھی وہ اپنے باپ کی روح سے معمور تھا، اور یہ اسی کی وجہ سے تھا۔ باپ کی وحدانیت سے وہ دشمن کی تمام طاقتوں پر قابو پانے کے قابل تھا اور اپنے جسم میں گناہ کے خلاف مزاحمت کرنا، اور دوسروں کی زندگیوں میں گناہ کے اثرات کو ختم کرنا یعنی بیماروں کو شفا دینا، بدروحوں کو نکالنا، اور مردوں کو زندہ کرنا!

''دیکھو میرا خادم جسکو میں سنبھالتا ہوں۔ میرا برگزیدہ جس سے میرا دل خوش ہے میں نے اپنی روح اس پر ڈالی۔ وہ قوموں میں عدالت جاری کرے گا۔'' (یسعیاہ 42:1)

''کیا تُو یقین نہیں کرتا کہ مَیں باپ ہُوں اور باپ مُجھ مَیں ہے؟ یہ باتیں مَیں جو تُم سے کہتا ہُوں اپنی طرف سے نہیں کہتا لیکِن باپ مُجھ میں رہ کر اپنے کام کرتا ہے۔'' (یوحنا 14:10)

## 3۔ایک اور تسلی بخش بھیجا

اس کے فاتحانہ جی اٹھنے کے بعد، جلال والا یسوع راستہ بن گیا جس سے بنی نوع انسان کو اسی روح تک رسائی حاصل ہوگی۔ روح القدس، جو مسیح کے معراج کے بعد ''تسلیّ بخش'' کے طور پر جانا جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ اس کے شاگردوں کو پینتیکوست تک نہیں دیا گیا۔

''اُس نے یہ بات رُوح کی بابت کہی جِسے وہ پانے کو تھے جو اُس پر اِیمان لائے کِیُونکہ رُوح اَب تک نازِل نہ ہُوا تھا اِس لِئے کہ یِسُوع ابھی اپنے جلال کو نہ پہُنچا تھا۔'' (یوحنا7:39)

''لیکِن مَیں تُم سے سَچ کہتا ہُوں کہ میرا جانا تُمہارے لِئے فائِدہ مند ہے کِیُونکہ اگر مَیں نہ جاؤُں تو وہ مددگار تُمہارے پاس نہ آئے گا لیکِن اگر جاؤں گا تو اُسے تُمہارے پاس بھیج دُوں گا۔'' (یوحنا16:7)

صرف ایک بار جب مسیح جلال پانے کے لیے آسمان پر واپس آیا، اور ہمارے اعلیٰ کاہن کے طور پر آسمانی مقدس میں اپنا کام شروع کیا تو باپ اپنے منتظر شاگردوں کو اپنے ذریعے روح کا تحفہ بھیجا۔

''اِسی یِسُوع کو خُدا نے جِلایا جِس کے ہم گواہ ہیں۔ پَس خُدا کے دہنے ہاتھ سے سربُلند ہو کر اور باپ سے وہ رُوح اُلقدس حاصِل کر کے جِس کا وعدہ کِیا گیا تھا اُس نے یہ نازِل کِیا جو تُم دیکھتے اور سُنتے ہو۔'' (اعمال2:32-33)

''کِیُونکہ ہمارا اَیسا سَردار کاہِن نہِیں جو ہماری کمزوریوں میں ہمارا ہمدرد نہ ہو سکے بلکہ وہ سب باتوں میں ہماری طرح آزمایا گیا تو بھی بے گُناہ رہا۔'' (عبرانیوں 15:4)

16 ''اور مَیں باپ سے دَرخواست کرُوں گا تو وہ تُمہیں دُوسرا مددگار بخشے گا کہ ابد تک تُمہارے ساتھ رہے۔ 17 یعنی رُوحِ حق جِسے دُنیا حاصِل نہِیں کرسکتی کِیُونکہ نہ اُسے دیکھتی اور نہ جانتی ہے۔ تُم اُسے جانتے ہو کِیُونکہ وہ تُمہارے ساتھ رہتا ہے اور تُمہارے اَندر ہوگا۔
18 مَیں تُمہیں یتِیم نہ چھوڑونگا۔ میں تُمہارے پاس آونگا۔ 19 تھوڑی دیر باقی ہے کہ دُنیا مُجھے پِھر نہ دیکھے گی مگر تُم مُجھے دیکھتے رہوگے۔ چُونکہ مَیں جِیتا ہُوں تُم بھی جِیتے رہوگے۔'' (یوحنا 14:16-19)

تسلّی دینے والے کو تب تک نہیں بھیجا جا سکتا تھا جب تک کہ یسوع کو جلال نہیں دیا جاتا، پھر بھی یسوع نے کہا کہ ''وہ آپ کے ساتھ موجودہ دور میں رہتا ہے'' لیکن مستقبل میں ''تم میں رہے گا''۔ ''تم اُسے جانتے ہو'' اور ''وہ تمہارے ساتھ رہتا ہے'' یہ کہہ کر مسیح خود کو پہچان رہا تھا، اپنے باپ کی روح سے معمور ہوکر ایک تسلّی دینے والے کے طور پر وہ فی الحال ان کے ساتھ ذاتی طور پر رہ رہا تھا، لیکن مستقبل میں وہ روح القدس کے ذریعہ ان میں ہوگا۔

''تسلّی دینے والے'' کے لیے یونانی لفظ ''parakleto's'' ہے۔ یوحنا واحد مصنّف ہے جس نے اس اصطلاح کو چار بار اپنی انجیل میں استعمال کیا، اور ایک بار یوحنا 1 میں۔ اس وسیع پیمانے پر ہونے والے عقیدے کے باوجود کہ تسلّی دینے والا ایک تیسرا فرد ہے، جو باپ اور مسیح سے الگ ہے، یوحنا نے دراصل اپنی تحریروں میں یہ ارادہ کیا تھا کہ اس میں کوئی سوال نہیں ہوگا کہ وہ کس کا

حوالہ دے رہا ہے۔ بدقسمتی سے، ترجمہ میں وضاحت کے لیے ان کی کوشش چھپی تھی۔ (1 یوحنا 1:2) میں وہ بالکل اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ وہ کس کے بارے میں بات کر رہا تھا، لیکن اس اصطلاح parakletos، کا ترجمہ یہاں ''تسلّی دینے والے'' کی بجائے ''مددگار'' کے طور پر کیا گیا ہے۔

''اے میرے بچّو! یہ باتیں مَیں تُمہیں اِس لِئے لِکھتا ہُوں کہ تُم گُناہ نہ کرو اور اگر کوئی گُناہ کرے تو باپ کے پاس ہمارا ایک مددگار موجُود ہے یعنی یِسُوع مسِیح راستباز۔'' (1 یوحنا 1:2)

یا؟ ''اگر کوئی گُناہ کرے تو باپ کے پاس ہمارا ایک تسلّی دینے والا موجُود ہے یعنی یِسُوع مسِیح راستباز۔''

ہمارا ''parakletos''، ہمارا ''Comforter'' (تسلّی دینے والا/ مددگار)، کوئی اور نہیں بلکہ یسوع مسیح ہے! لیکن پھر، (یوحنا 16:14) میں کیوں مسیح کہتا ہے کہ باپ ایک اور تسلّی دینے والا بھیجے گا؟ کیا اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اسے ایک الگ فرد ہونا چاہیے؟

دو یونانی الفاظ ہیں جن کا ترجمہ ''ایک اور'' کے طور پر کیا جاتا ہے allos اور heteros۔ جب کہ heteros کا مطلب ہے ''کوئی اور قسم کا'' (مثال کے طور پر ''کیا میں کسی اور قسم کا سیب آزما سکتا ہوں؟'')، allos کا مطلب ہے ''ایک جیسی قسم کا کوئی اور'' (مثال کے طور پر ''وہ سبز سیب مزیدار ہیں! کیا میں دوسرا لے سکتا ہوں؟'') اس حوالے میں جو لفظ مسیح استعمال ہوا ہے وہ allos تھا۔ اِس لیے، وہ اُنہیں یہ نہیں کہہ رہا تھا کہ باپ ایک مختلف تسلّی دینے والا بھیجے گا، بلکہ یہ کہ وہ اُس کے مشابہ ایک تسلّی دینے والا بھیجے گا جو اُن کے ساتھ تھا! باپ نے مسیح کو جسم میں اُن کا سہارا بننے

کے لیے بھیجا تھا، اور اُسے دوبارہ روح میں بھیجے گیا تھا۔

''کیُونکہ جِس صُورت میں اُس نے خُود ہی آزمایش کی حالت میں دُکھ اُٹھایا تو وہ اُن کی بھی مدد کر سکتا ہے جِن کی آزمایش ہوتی ہے۔''(عبرانیوں 18:2)

اکیلا مسیح ہی ہمیں دنیاوی آزمائش پر فتح دلا سکتا ہے، کیونکہ اس نے ہماری گرتی ہوئی انسانی فطرت کو لے لیا ہے اور گناہ پر فتح حاصل کی ہے! ہمیں اس حقیقت کے ساتھ بھی مسئلہ نہیں اٹھانا چاہیئے کہ ''تسلّی دینے والے'' کو بیان کرتے وقت مسیح تیسرے شخص میں اپنے بارے میں بات کرتا ہے، جیسا کہ اس نے اپنی پوری خدمت میں یہ سب کچھ کیا۔ (متی 41:13، 27:24، 30، مرقس 33:10-34، 45، لوقا 24:17، 8:18، یوحنا 2:10-4، 1:17-3، وغیرہ)

## 4۔صرف ایک راستہ

یاد رکھیں کہ (1 تیمتھیس 5:2) ہمیں بتاتا ہے ''کیُونکہ خُدا ایک ہے اور خُدا اور اِنسان کی بیچ میں درمیانی بھی ایک یعنی مسیح یِسُوع جو اِنسان ہے۔''

''اِس طرح رُوح بھی ہماری کمزوری میں مدد کرتا ہیں کیُونکہ جِس طَور سے ہم کو دُعا کرنا چاہِیئے ہم نہِیں جانتے مگر رُوح خُود اَیسی آہیں بھر بھر کر ہماری شِفاعت کرتا ہے جِن کا بیان نہِیں ہو سکتا۔''(رومیوں 26:8)

کلام پاک کو صحیفے کی تفسیر کرنے دینا، کون کہتا ہے کہ وہ ہمارے لیے درخواست کرے؟

''کون ہے جو مُجرم ٹھہرائے گا؟ مسیح یسُوع وہ ہے جو مر گیا بلکہ مُردوں میں سے جی بھی اُٹھا اور خُدا کے دہنی طرف ہے اور ہماری شِفاعت بھی کرتا ہے۔'' (رومیوں 34:8)

''اِسی لِئے جو اُس کے وسِیلہ سے خُدا کے پاس آتے ہیں وہ اُنہیں پُوری پُوری نجات دے سکتا ہے کیُونکہ وہ اُن کی شِفاعت کے لِئے ہمیشہ زِندہ ہے۔'' (عبرانیوں 25:7)

یسوع خود وہ ایک ثالث ہے، جو ایک شفاعت کرنے والا خدا اور انسانوں کے درمیان واحد راستہ ہے جس سے ہم باپ کے ساتھ ایک ہو جاتے ہیں۔

''مَیں اُن میں اور تُو مُجھ میں تا کہ وہ کامل ہو کر ایک ہو جائیں اور دُنیا جانے کہ تُو ہی نے مُجھے بھیجا اور جس طرح کہ تُو نے مُجھ سے محبّت رکھّی۔'' (یوحنا 23:17)

''اور چُونکہ تُم بَیٹے ہو اِس لِئے خُدا نے اپنے بَیٹے کا رُوح ہمارے دِلوں میں بھیجا جو ابّا یعنی اَے باپ کہہ کر پُکارتا ہے۔'' (گلیتوں 6:4)

''اِسی نجات کی بابت اُن نبیوں نے بڑی تلاش اور تحقِیق کی جنہوں نے اُس فضل کے بارے میں جو تُم پر ہونے کو تھا نُبُوّت کی۔ اُنہوں نے اِس بات کی تحقِیق کی کہ مسیح کا رُوح جو اُن میں تھا اور پیشتر سے مسیح کے دُکھوں کی اور اُن کے بعد کے جلال کی گواہی دیتا تھا وہ کون سے اور کیسے وقت کی طرف اِشارہ کرتا تھا۔'' (1 پطرس 1:10-11)

’’خُدا کی عقل کو کِس نے جانا کہ اُس کو تعلیم دے سکے؟ مگر ہم میں مسیح کی عقل ہے۔‘‘(1 کرنتھیوں 16:2)

’’چُنانچہ لِکھا بھی ہے کہ پہلا آدمی یعنی آدم زِندہ نفس بنا۔ پچھلا آدم زِندگی بخشنے والی رُوح بنا۔‘‘(1 کرنتھیوں 45:15)

**دُعا کریں کہ ہم سب واحد زندگی بخش روح حاصل کریں۔**

’’دیکھ مَیں دروازہ پر کھڑا ہُوا کھٹکھٹاتا ہُوں۔ اگر کوئی میری آواز سُن کر دروازہ کھولے گا تو مَیں اُس کے پاس اَندر جا کر اُس کے ساتھ کھانا کھاؤں گا اور وہ میرے ساتھ۔‘‘(مُکاشفہ 20:3)

مسیح ہمیں اپنے باپ کی طرف سے موجود روح سے معمور کرنا چاہتا ہے، تاکہ ہمارے پاس وہی طاقت ہو جو اس زمین پر اس دنیا کے فتنوں پر قابو پانے کے لیے تھی، جس سے ہم ایک فاتح مسیحی زندگی گزار سکیں۔ صرف اُس کے ذریعے ہی ہم بدل سکتے ہیں، دن بہ دن، خُدا کی تصویر کی عکاسی کرنے کے لیے جیسا کہ وہ چاہتا ہے۔

’’اور وہ خُداوند رُوح ہے اور جہاں کہیں خُداوند کا رُوح ہے وہاں آزادی ہے۔ مگر جب ہم سب کے بے نِقاب چہروں سے خُداوند کا جلال اِس طرح مُنعکِس ہوتا ہے جس طرح آئینہ میں تو اُس خُداوند کے وسِیلہ سے جو رُوح ہے ہم اُسی جلالی صُورت میں درجہ بدرجہ بدلتے جاتے ہیں۔‘‘(کرنتھیوں 3:17-18)

’’تو خُدا کا اِطمینان جو سَمَجھ سے بالکُل باہر ہے تُمہارے دِلوں اور خیالوں کو مسیح یِسُوع میں محفُوظ رکھّے گا۔‘‘(فلپیوں 7:4)

''لیکن جب وہ یعنی رُوح حق آئے گا تو تُم کو تمام سچّائی کی راہ دِکھائے گا۔ اِس لِئے کہ وہ اپنی طرف سے نہ کہے گا لیکِن جو کُچھ سُنے گا وُہی کہے گا اور تُمہیں آئیندا کی خبریں دے گا۔'' (یوحنا16:13)

''جو مُجھے طاقت بخشتا ہے اُس میں مَیں سب کُچھ کرسکتا ہُوں۔'' (فلپیوں4:13)

باپ اور بیٹا روح کے ذریعے آپ کے ساتھ رہنے کے خواہشمند ہیں، آپ کو قابو پانے کی طاقت دینے، تمام سچائی میں آپ کی رہنمائی کرنے، اور آپ کو وہ سکون بخشنے کے لیے جو تمام سمجھ سے بالاتر ہے۔ کیا آپ انہیں اجازت دیں گے؟

26 ''یعنی اُس بھید کی جو تمام زمانوں اور پُشتوں سے پوشِیدہ رہا لیکِن اَب اُس کے اُن مُقدّسوں پر ظاہِر ہُوا۔ 27 جِن پر خُدا نے ظاہِر کرنا چاہا کہ غَیر قَوموں میں اُس بھید کے جلال کی دَولت کَیسی کُچھ ہے اور وہ یہ ہے کہ مسِیح جو جلال کی اُمید ہے تُم میں رہتا ہے۔ 28 جِس کی منادی کر کے ہم ہر ایک شخص کو نصِیحت کرتے اور ہر ایک کو کمال دانائی سے تعلیم دیتے ہیں تاکہ ہم ہر شخص کو مسِیح میں کامِل کر کے پیش کریں۔ 29 اور اِسی لِئے مَیں اُس کی اُس قُوّت کے مُوافِق جانفشانی سے محنت کرتا ہُوں جو مُجھ میں زور سے اثر کرتی ہے۔'' (کُلسّیوں1:26-29)

''مَیں مسِیح کے ساتھ مصلُوب ہُوا ہُوں اور اَب مَیں زِندہ نہ رہا بلکہ مسِیح مُجھ میں زِندہ ہے اور مَیں جو اَب جِسم میں زِندگی گُذارتا ہُوں تو خُدا کے بَیٹے پر اِیمان لانے سے گُذارتا ہُوں جِس نے مُجھ سے مُحبت رکھّی اور اپنے آپ کو میرے لِئے مَوت کے حوالہ کر دِیا۔'' (گلتیوں2:20)

☆☆☆

مسیح پوشیدہ خدا کی شکل ہے، اور مسیح کے ذریعہ تمام چیزیں تخلیق کی گئیں۔ (کلسیوں 1:15-16)

''یِسُوع نے اُس سے کہا کہ راہ اور حق اور زِندگی مَیں ہُوں کوئی میرے وسِیلہ کے بغَیر باپ کے پاس نہِیں آتا۔'' (یوحنا 14:6)

خدا باپ نے اپنے بیٹے مسیح کے ذریعے سب کچھ کیوں بنایا؟ خدا کا بیٹا کیوں ہے؟ ہمیں باپ تک پہنچنے کے لیے بیٹے سے گزرنے کی کیا ضرورت ہے؟ ان سوالات کے جوابات نجات کی سائنس کے مرکز میں ہیں۔

اگر ہم خُدا کے اُس اکلوتے بیٹے سے تعلّق کو سمجھ سکتے ہیں، اور باقی کائنات کے ساتھ اُن کے تعلّق کو سمجھ سکتے ہیں، تو ہمارے پاس خود تخلیق اور اُس میں موجود ہر چیز کو سمجھنے کی کلید ہے۔ کیونکہ سب کچھ باپ بیٹے کے اس نمونے میں بنایا گیا ہے اور اسی رشتے میں تمام رشتوں کے لیے محبّت کا نمونہ ہے۔